



کتاب انفاق کے حوالے میں رجالہ ابواب

دانش انفاق

دانش انفاق و احکام انفاق

مجلد اول
تالیف مولانا محمد رفیع

سینت بلا اشتباہ ہر جہاں اسکا منکر ہو و قطعاً گمراہ ہو۔ علم ہذا القیاس دیگر عقائد جزئیہ کا حال ہو
اور اسی بنا پر اہل سنت موافق اپنے عقائد کے دوسرے فرقوں کو گمراہ جانتے ہیں اور مطابق اپنے
مسائل و اعتقادات کے مذاہب باطلہ کا رد و دفع کرنے کو اور ان سے بغض رکھنے کو اور باطلہ میں
چنانچہ قطع نظر دیگر بلاد سے ہندوستان میں بھی روافض کے رد و دفع میں حضرت شیخ
محمد و الف نانی صاحب سرہندی و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و مولوی محمد علی
جید آبادی و مولوی لطیف اللہ صاحب کھنوی وغیرہم نے کتب کثیرہ لکھ کر شائع فرمائی ہیں
اور سطح ذوق مجاہد و غیرہ میں بھی یہ کے رد و دفع میں علماء و محدثین نے کتب کثیرہ
مصر و روم و ہندوستان نے رسائل شائع کئے۔

بالفصل طائفہ مذکورہ نے ایک مذہب عجیب بطور جون مرکب کو اختراع کیا یعنی جملہ کلمہ گو بیان
اسلام کو عقیدہ و مذہب سمجھ بھی رکھیں سب حق پر ہیں خدا سب مذاہب اور فرقوں سے راضی ہو
سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہو ہر ایک مذہب و اگر کو اسکے مذہبی امور پر جسکو مطابق اپنی
سمجھ کے خوشنودی حق سمجھتا ہو اسکے کرتا ہو استحقاق ثواب کا حاصل ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ
مطابق ہر گود و سروں کے نزدیک وہ بات گناہ کی ہو پس کسی کلمہ گو کو گمراہ کہنا اگر اسی سے
چہ جائیکہ کافر کہنا اور ایمان کے واسطے فقط کلمہ شہادت کافی ہو پھر کلمہ گو یوں کے سیکڑوں فرقوں
جو زیادہ تھی ہے وہی خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ و مرتبہ والا ہے کسی اشد کوئی مذہب والا
مسلمان کیوں نہ ہو جملہ فرقوں کے آپس میں مذہب چاہے سو ہوں اتحاد قلبی و خلوص و محبت دلی محض
ہو مذہب کی بات پر رنج رکھنا گناہ ہے اگر اسکے برخلاف ہو تو ایمان نہ دار نماز روزہ سب عبادت
دیکھا ہو سب فرقوں کو لازم ہو کہ اپنے اپنے مذہبی و عادی واپس لین سب گناہ و معاف ہو سکتی ہیں
لیکن باہمی نا اتفاقی کا گناہ ایسا ہو کہ ہرگز معاف نہیں ہو سکتا اہلدار و دفع مخالفین مذہب بھی
پورا انداز لازم ہو اور مناظرہ و قیام موقوف کرنا ضروریہ حاصل اول بیان اسکا ہو جو جلیلہ و اعلیٰ
دعویٰ میں پھر گئے اگرچہ ہر سنی و نیکو کے نزدیک حضرت جناب امیر المومنین صدیق اول ہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و صلوات کے واضح ہو کہ بمقتضائے ارشاد و فیصل بن یسار و یحییٰ بن یسار روافی
جنیبا حضرت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس امت میں بھی بہت ہول و فروع عقائد دینیہ
ظہر گویا کہ اسلام میں جہلاف شائع ہوا۔

مثلاً اکثر زوقی شیعہ کا حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق عظیم و دیگر اصحاب کرام و ازواج مطہرات حضرت
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و سلم کو دوزخی کہتے تھے۔ اوپر تبرا کرنا۔ قرآن مجید میں
جو اہل اسلام کے پاس مروج ہو مستند و قوی نص و دخل بشری کا ہو کر اسکو ناقص ٹھہرانا اور عطا
و ایمان ہے اور انہی مخالفین کو کافر جانتا ہوں کے داخل از کان ہے اسید و مسلم ہوں کے علما
میلوی و قندار علی وغیرہ رد و دفع اہل سنت میں رسائل تصنیف کر رہے ہیں خصوصاً توفیق
تو لکھنؤ دیر علی وغیرہ میں کثرت ہوں کے رسائل شائع ہوتے ہیں۔

اور فرقہ خارجی کے نزدیک حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ و جناب سیدۃ النساء و بطین مکر میں
تعالیٰ عنہم کو دوزخی کہتے ہیں اور نہایت کثرت ہوں کے رسائل شائع ہوں کے نزدیک کافر
بلکہ کلام ہو۔

اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک قطعی حقیقی ہونا خلفاء کرام و اہل بیت عطا ہے۔

اس سے کہ وہ ذات شریف ایک رکن عظیم اس طائفہ کریں خود اس نظر سے اتفاق
میں بھی اذکوہیں خطاب لطیف ہو یا دیکھا گیا ہو (نیرے لائق واعظ مولوی
عبدالحق صاحب حقانی دہلوی) علاوہ برین رسالہ عقائد اسلام کی تقریظ میں مولوی
قاسم صاحب ناٹوی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب لاجواب میں نے اول سے آخر تک دیکھی
سیح ہر ایسی کتاب اردو زبان میں دیکھی نہ شئی مضمون کی خوبی مصنف کے کمال کی دلیل ہے
اور مولوی قاسم صاحب طائفہ ندویہ کے نزدیک بلاشبہ حکیم امت محمدیہ تھے پس

یہ الزام بہر طور حجت کا تمام ہو۔
واضح ہو کہ جو کچھ طائفہ ندویہ نے فی الحقیقہ مانند طائفہ شیخ پر یہ کے ایک شاخ فرقہ نجد پر یہ کی ہر اور اسی
سبب سے مقلدین حقیقہ کو مخالف حدیث قرار دیتے ہیں یہ بھی اور کمال عناوین شقاق ہے
بابتہ عوام کو دھوکا دینے کے واسطے اپنے تین سنی بھی کہتے ہیں یہ اونکا اصل نفاق ہے
لہذا اس جواب کا نام ہر بھی رد واریاب الشقاق و اصحاب الشقاق لکھا گیا
ابن ادون حضرات اراکین ندوہ کی خدمت میں جو فی الحقیقت مذہب اہلسنت والجماعت رکھتے ہوں
اور بقضائے المومن غر کریم کے نجد پر یہ و نجد پر یہ کے دھوکے میں آ گئے ہوں نہایت عاجزی
کے ساتھ ہم عرض کرتے ہیں کہ اصلاح مفسد ندوہ میں کوشش فرمائیں وہ مضائقہ
باطلہ جن سے عوام اہلسنت کو ضرر عظیم پہنچا اور آئندہ پہنچ سکتا ہو مضائقہ میں باطلہ جو آج تک
اپنی کم توجہی و بخیری سے آزاد و بے قید طبیعت والوں نے اپنی لاندہی سے اوس میں شائع کر دی
ہیں اور کافاد و بطلان آپ حضرات بھی بغیر رونے و رھایت کے شائع فرما دیں اور آئندہ کسی
کسی پتھر کی یا وہابی یا غیر مقلد یا رافضی غالی و رافضی تبرائی بلکہ رافضی غلیظ
کو بھی نہ رکن بنا دیں نہ ادون سے خط کھلا دیں بلکہ اہلسنت میں سے بھی ادون و کلام و شعرا
و امرا کو جو عرفاً مولوی اور حقیقہ مہملہ ہوتے ہیں سب خط پر کہ سند خباب سید المرسلین صلی اللہ علیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور ان کلمہ گوین کو جو منکر زکاۃ کے تھے بھائی نہ جانتا بلکہ رند مہر کر قتل کرتا
اور غباب سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نیز ید علیہ کہ گمراہ جاںکرمیت سے
بھار کر نادر اوس کے لشکر کو بھی باوجود اودن کے کلمہ پڑھنے کے گمراہ جانتا اتحاد و کفرنا اودن سے لڑ
شہادت سے شرف ہونا عقیدہ پر مکیہ طائفہ ندویہ کے بطلان کے واسطے کافی برہان ہے
مگر چونکہ یہ بیانات علی رؤس الشہاد جمع ہزار باعوام میں پڑھے گئے اور علیہ بن حلیہ علیا
نامزد ہوا ف و اعتقاد عوام کا احتمال قوی ہوا اور ان کے منکر اس عقلمند واجب شرعی اور
الوجہ خیال منلال علماء طائفہ ندوہ کے بہت تقریرات میں مذکور ہو گئے بلکہ انھوں نے تقریر اتفاق
ابرہیم صاحب آری میں پیچیدہ بڑے اندر شور سے مسطور ہو چکی تھی بیانیہ پر طائفہ
ندوہ کو بڑا غور ہوا اور گوندوہ کا دستور ہے کہ کوئی تحریر بھی جنک را کہیں کی رضا مندی نہیں
ہویتی پڑھی نہیں جاتی مگر بالخصوص یہ تقریر اتفاق تخاص فقرہ لاش مذکور بھی گئی اور کمال
قبول پڑھی اور کسی گئی لہذا خلاصاً خلاصاً اللہ تعالیٰ بہ نیت حفظہ حسب اہست سینہ و ہر ایت
طائفہ ندوہ کے اور کیا جواب باصواب خالی از اطناب لکھا جاتا ہے۔

چونکہ تقریر مذکور میں طائفہ ندوہ نے اپنے عقائد کو بیان حقیقت و حقیقت اسلام اور اوس کے احکام
کے پر اہ میں ظاہر کیا ہے لہذا اوس کے جواب میں اوزام اتحاد طائفہ ندوہ کے واسطے مولوی
عبدالحق صاحب دہلوی کے رسالہ عقائد الاسلام سے استناد کیا گئے اور کہا کہ قطع نظر

سید حامد چانچہ رسالہ تھہر میں (جو کا پورے پورے گرائی نام صاحب ندوہ شائع ہوا ہے) لکھا ہے
بہ غباب مولوی محمد ابراہیم صاحب ہتم مدینہ حمید آہ نے کھوٹے ہو کر اپنی تحریر سنا شروع کی اور جیسی جیسی
لمندی فلوں کے ساتھ بھر کر سناؤ تحریر ہی عام کیا خاص یہ بھی حیرت ناظر پڑتا جاتا تھا اور چونکہ اول ندوہ کی غلطی
بیان کیں لائی تھیں (پھر اسلام کی حقیقت اور کلمہ شہادت اعلان محل بفضل کی تشریح کر کے سب حق اہل اسلام کا

دوہشتان میں مذکور کیا اور باوجود شمول فی ایمان بعض جنسی مسائل میں لکھا کہ یہ کلمہ گمراہ کا نیز اپنی کلمہ کو مستند قرار دیا اور چونکہ

شریف جناب سید سلیمان صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر تھے مرد و خراج از دائرہ اسلام قرار دیے گئے

تختہ اشعریہ میں ہے ماخیزین زکوٰۃ را کہ در عہد خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مرتد نامیدند بحدیث

آنست کہ آنہا منکر وجوب زکوٰۃ بودند و ہر کہ منکر ضروریات دین و بوجہ دین را انکار کردہ بآنہا

ظاہر اہل ندوہ حضرت صدیق اکبر و جاوید صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے خیال فاسد کی وجہ

بجائفت اہل اسلام اتہام لگانا چاہتے ہیں تاکہ دوسرے فرقے جو انکے دلی بھائی ہیں اور انکو

رکن ندوہ بنایا چاہتے ہیں اہل ندوہ سے خوش ہو جائیں قولہ نہ کسی دوسرے فرقے سے

جتنک کہ وہ خود کلمہ کے مضمون سے انکاری نہ ہو جاتے ہیں اور سکو کافر کہنا یا اس کے ساتھ کافروں کا

جیسا بڑا کفرنا حلال ہے انہما قول اگر یہ اہل ایمان جہل ضروریات دین کی تصدیق و اقرار کا نام کر

اور ایک امر ضروری کا بھی منکر کافر ٹھہرا دیا جائیگا لیکن علاوہ اس کے شرعاً حکماً بعض احوال بھی انکار کا

قرینہ ٹھہراتے گئے ہیں کہ باوجود اقرار مضمون کلمہ کے ان احوال سے بھی جو شعار کفر میں بشرط

اور سکو کافر کہنا لازم ہے جیسے اپنے اختیار سے بت کا سجدہ کرنا قرآن مجید کی امانت کرنا جناب سید سلیمان

صلی اللہ علیہ وسلم کا استخفاف کرنا خواہ حلال چاہے کفر خواہ حرام مانکر خواہ صراحتہ خواہ کتنا ہی چنانچہ تفصیل کی

شرح فقہ کبیر طاعی بخاری و شفا قاضی عیاض وغیرہ میں ہے ندوہ کے لائق فائق و عظمیٰ عقلاً و

عین گئے ہیں جن چیزوں پر ایمان ضرور ہے ان کے انکار سے یا کلمات شک زبان سے نکالنے سے یا

کسی ایسے کلمے سے کہ جو منافی تصدیق ہے قطعی کافر ہو جاتا ہے خواہ یہ شخص کچھ مومن سمجھے اور عجم

عل میں لائے کفار کی طرح ہمیشہ جہنم میں چلیگا انھم لفظ قولہ مسلمانوں کا کہنی و ذرا یا سب سے کہ

شہادت کا اقرار نہیں پھر اس کی تک حرمت کیونکر حلال ہو سکتی ہے انہما قول قطع نظر اس سے کہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت حق میں جو لوگ کہ کلمہ شہادت کا اقرار کرتے تھے

صحابہ کرام نے بسبب ان کی نوعیت زکوٰۃ کے ادنیٰ جتنک حرمت کو حفظ حلال بلکہ لازم جانا تھا۔ اور

عہد خلافت حق جناب شیر خدا کرم اللہ وجہہ من جلالہ کا جتنک حرمت باوجود کلمہ پڑھے اور نماز

ادا کرنے کے بسبب ان کے گمراہ ہونے کے لازم سمجھا تھا۔ اب بھی بہت سے مدعیان

مسلم ہونہ کھڑا ہوئے دین ورنہ مذہبِ اہل بیت اور اس جلسہ کے انجمن دینی ہونے اور لقب
مذوقہ اعلیٰ پر بڑا وہیہ الزام کا لگتا ہوا اب ہم مذہب کے اوس رسالہ اتفاق کا جواب فرماتا
کرتے ہیں حضرات ناظرین سے امید ہے کہ سچی اسلامی نگاہ سے ملاحظہ فرما دیں۔

قولہ کہ ان نہیں جانتا کہ اگر کسی کا فرقہ کو مسلمان کرتے ہیں تو اس سے قطعاً کلمہ شہادت پڑتا ہے
میں جان اوستیہ کلمہ پر یہی سبب قرار دیکر مسلمان سمجھ لیا انھوں نے اسی حضرت کیا آپ
نہیں جانتے کہ یہ تو اجمالی ہے کہ کسی کا فرقہ تو حید و رسالت کو مسلمان کرنے کے وقت اجمالیہ اقوال
کا کافی سمجھا جاتا ہے یا یہ پھر یہ کہ مسلمان نہیں جانتا کہ جب کوئی فرقہ یا کوئی شخص یا وجود میں کسی فرقہ
کسی ایک اور کا بھی ضروریات دین محمدی سے (جسکا اجماعاً تصدیق میں اعتقاد کرنا فرض قطعی ضروری
ہو) انکار یا شک کرے گا تو وہ عین اسلام کے وہ مطلقاً کافر و مرتد سمجھا جائیگا عرض کہ
فقط کلمہ پڑھنا کافی نہیں ہے حضرت شیخ محمد و صاحب کونکویات میں ہر مرتد و کافر کا کلمہ شہادت
اور اسلام کا کافی نیست تصدیق جمع ما علی الضرورة مجتہدین الدین بادیہ و شری از کفر کا فریاد و رسالت
نہ اسلام صورت بند۔ مذہب کے لائق عقاب و عقاب اللہ اسلام میں تھے ہیں جملہ

جنی صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع امور میں کہ وہ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اور قطعی الثبوت میں ذکر
تشریح کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا ایمان اجمالی ہوا ایمان اجمالی میں کلمہ شہادت صدق
دل سے کہنا کافی ہے جسے کھامو من ہو گیا اور ایمان تفصیلی یہ ہے کہ جعفر دین کی جہیز بنی علی
علیہ وسلم سے یقیناً ثابت ہیں تفصیل سے ایک ایک کو سچ جانے اور ان کے حق ہونے کا
اقرار کرے اگر ان میں سے ایک کا انکار کرے یا قطعی کافر ہو گا اور کفار کی مانند ابد الابد جہنم میں
رہے گا اگرچہ۔

پانچ کلمہ خط کلمہ پڑھنے سے باوجود ہر ضروریات اجماعیہ دین اسلام کے ہرگز کوئی شخص
مسلمان نہیں رہتا ہر ہوا سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت
میں جو لوگ کلمہ کے منکر تھے بلکہ نماز کے بھی نہ کرتے تھے صرف وجوب زکاة بعد نماز

کہا ہوا سامانہ و صفائے و قیامت جسے احکامہ الخ اقول ہذا کیا سبق میں دیا تھا باش بڑا پسے پیش
 بھیجیں کج سبق تو خوب یاد آیا مگر افسوس کہ آپ کوڑے سے ٹوٹوں کی طرح چرنا باغ ہو گئے انسانہ بھیج
 کہ اگر کوئی شخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے مگر اپنی ناقص و غاسد سمجھ سے کسی حکم طبعی ضروری کو نہ مانے
 مثلاً کسی جو یہ پر خیران کلام سے جتنا پیغمبر مولا قرآن مجید سے ثابت ہو ایمان لاوے یا جو حضرت
 جبریل و دیگر ملائکہ کا انکار کرے یا جنت و نار کا منکر ہو یا آیات فرضیت نماز و زکوٰۃ میں بطور مطلق
 باطنیہ کے تاویل کر کے قرینیت کا انکار کرے تو اس سبق کی رو سے وہ شخص بھی ایمان سے خارج
 ہو اور فقط کلمہ شہادت کا اقرار اور اس کو مسلمان نہیں کر سکتا ہو شاید اپنے بچپن کا سبق بھلا کر
 بڑا پے میں آنریل سیر سید احمد خاں بہادر اور ادون کے ایشاع مولوی محمد علی جہاں
 و مولوی شعیب علی بہاؤ خیر کا سبق یاد کر لیا ہو کہ ان حضرات فراموشی مذہب گناہ پیچ و پھر و مین
 انہما کیا ہو جو کہ وہ نے اختیار کیا ہے کھنڈے واسے تو کیا خوب اور سچ کھا تھا کہ مذہب قدم تھم
 سیر سید کر جلتا چاہتا ہے اگر مرضی مبارک ہو تو پیر نابالغی کا علاج یہ ہو کہ رہی مذہب کے
 لا توفیق تو فی عظم خانی فرماتے ہیں سیر سید اگرچہ ہمیں مسلمانوں کے ایک پرانے منتر شرف
 ہیں مگر زمانہ کی نیز گویوں اور تیرہویں صدی کے اثر نے تکوینا مراد و متعلق قوم پیدا کر دی ہے
 پھر تو وہ تھے اور ادون کے آگے ہاتھ صاف کرنے کو ہندوستان میں پر ویشی اور تیم
 سلام تھا الزوال۔ سیر سید فر فریم تو کیا بلکہ پرانے سلام کو جوڑے گرا کر سنت سلام کی بنیاد
 دلی اور اس کے حدود کو بڑا وسیع کر دکھایا کہ نہ کہ سلام قدیم میں جو مسلمانوں کو محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچا اور قرآن و احادیث سے اہل زبان کے قبلہ اذنان میں
 جو کوئی آئینا کو تو کیا الکی بنی کو بھی نہ مانے اور کتب آسمانی کو تو کیا ایک کتاب آسمانی کا
 بھی انکار کرے بلکہ اس کے کسی جملہ کا بھی انکار کرے اس کے احکام کو تو کیا اس کے حکم کو بھی
 انکار کرے اور سید طرح جو اللہ تعالیٰ کا قائل نہ ہو وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے سیر سید
 مجید کی متعدد آیات اور بشیاریہم احادیث کھر رہی ہیں کہ ان باتوں سے ایک بار بڑا شک
 بھی نہیں ہو جو خالد احمد جہنم میں جلیگا قال اللہ تعالیٰ من یکرہ یا بعد الایۃ میرا سلام محمد

اسلام باوجود اذکار کلمہ شہادت کہ قرآن مجید میں وقوع نقصان و دخل بشری کے قائل
 ہیں بھت سے ختم نبوت کو منکر میں بھت سے طول حق سبحانہ کے بعض اشخاص میں قائل ہیں بھت سے
 غیر نبی کو انبیاء کو امام سے افضل عند اللہ بتاتے ہیں بھت سے باطنی مذاق اور دینی و تصوف کے ناز
 و ذرہ احکام شریعہ کا انکار بطور تاویلات ملاحظہ باطنیہ کے کرتے ہیں طے ہوا لہذا اس دگر ضربیات
 دین کے منکر ہیں پس از روئے عقائد ملت کے یہ سب بالاجماع ہر مذہب میں اور باوجود کلمہ
 پڑھنے کے اور تکلیف حرام ہے علاوہ برین بہت سے مدعیان اسلام حضرت
 خباب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی امانت و کفر کو برحق جانتے ہیں اور بہت سے مدعیان اسلام
 حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے سب و تبرک کو موجب ثواب جانتے ہیں
 انکا تک حرام بھی ہر جہت مذہب ملت کے حلال ہے اگرچہ ان کے کفر میں اختلاف ہے لیکن آخر
 بہت سے اکابر علماء کے نزدیک بھی سلام خارج ہیں حضرت جناب شیخ محمد و صاحب رسالہ رد
 رد الفتن میں فرماتے ہیں کفر طبعیہ مطابق احادیث صحاح و موافق طرق سلف مست و ائمہ اربعہ
 بہت سے کفر طبعیہ نقل کر دیا نہ پندیر حجت و دلالت ان پر عدم کفر قبول بر تو جہد و تاویل
 لیطابق الاحادیث و مذہب مجبور العلماء الہ۔ اور سیطرح شاہ عبدالعزیز صاحب دیلمی
 رسائل و فتاویٰ میں تحقیق فرمایا ہے پس حکم کفر سے بڑھ کر کیا بھت حرام ہو سکتی ہے
 اس کے علاوہ مسلمانوں کے بہت سے فرقے ایسے ہیں کہ اگرچہ حکم کفر کا تو ان پر جمع نہیں ہے
 لیکن علیٰ تحقیق ملت نے حکم دیا ہے کہ اگرچہ ضرور صادر فرمایا ہے کہ یہ بھی بھت حرام
 حضرت جناب شیخ محمد و صاحب مکتوبات میں فرقہ تفسیلیہ کی نسبت فرماتے
 ہیں اما احاطا ان سے کہ منکر افضلیت را حکم کفر تکفیر متبع و مخالف دلائل میں منکر قرین زیر
 بد دولت سے کہ بواسطہ احتیاط در لسن اور لفظ کر دیا نہ ہے۔

۴۰۰ لہ اگر کاش ہم اپنے بچوں کی پہلی کتاب قواعد اعتقاد کا سبق یاد رکھ کر تو آج
 مسلمانوں میں یہ فتنہ نہ اٹھتا اور تو کہ خیرات مجھ اپنا سبق یاد ہے من لیجئے امانت بابت

پیش کی اور حسب ضابطہ منظوری اراکین سے مشرف ہو کر بر ملا سنایا گیا کہ الین بالخصوص
 اوس راج کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو محمد بن ابی کبشیل کانفرنس نے اس مجلس کی تائید میں
 پاس کی ہے آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ نامور اہل الرائے مسلمانوں کا ایک جلسہ ہے جس نے فحشی
 و ہمدردی کے ساتھ مذہبِ اہلما کی تائید میں جلسے میں کی گئی اسکی کیفیت سالانہ رپورٹ میں
 علیحدہ نشر فرمائی جاتی ہے یہ تجویز نواب محسن الملک مولوی محمد محمد علی خان صاحب نے
 پیش کی تھی اور سید محمد محمود صاحب نے اسکی تائید فرمائی تھی جنکی نسبت یہ کہنا بالکل درمیانہ ہے
 کہ مثل انکی تربیت یافتہ عالی خیال مسلمان انگریزی تعلیم نے ہر وقت تک ہندو مت پر
 نہیں پیدا کیا الہم لکھنؤ واہ واہ کیا کہنا یہ سید محمد محمود صاحب وہی صاحبزادے سید
 صاحب کو ہیں اور یہ جلسہ انھیں کا جلسہ ہے جنکی نسبت تحقیق عالی ساداتین کے ملاحظہ میں پیش کی گئی
 مگر وہ میں اگر خود اپنی روایت و حکایت منہب مشرب، مہول، فروع، تقریر، تحریر، سبکی سبکی
 و تغیر مصلحت اسلامی جو حسن مذہب ہے اور جب خود سید محمد محمود صاحب کے کلمات کا مذہب میں بانی ہمار
 ہے پھر مولوی قصیر علی بہادر مولوی شمس علی بہادر، متقلدین و ملاحین سید صاحب اگر کانفرنس
 اب کیا عمل کرارہ جائے ہمارے ہر حال حفاظی صاحب کی تحریر سابقہ اور شعروانی صاحب کی
 تقریر لاحقہ ملا کر دیکھے تو فحشی نہ ہو گا کہ طائفہ ہندو کا حال پر اختلال نمونہ فتنہ و جال ہے۔

قولہ پھر یہاں ہو کر جو ہم کسی خبری مسئلہ کے خلاف کو سبب سوا کی تکفیر کرنے لگے ہیں
 تو کیا وہ ایمان محل و فصل لڑکپن ہی تک کو لیے تھا جو انون کے ایمان کی شرطیں زیادہ
 ہو جاتی ہیں انہی اقوال بہاری قسمت کہ تم یہاں ہو کر دوانے ہو گئے جو ایسے ہوتا
 عقل و دین سے بیگانے لگانے لگو اور یہ کلام اہل خلاف ایمان محل و فصل سنانے لگو
 انہوں نے تقدیر بھی نہ سمجھے کہ کفر مقابل ایمان ہے جس بات کا ایمان لانا فرض ہے

۱۵ مضامین ملکہ رمہداد کھنڈ میں عربی و فارسی و ہندو مت و فنیات مجلس وہ اصلاً شائع ہوا ہے

بموجب سرسید نے تفسیر میں مغربی فلاسفوں کے خیالات عجائب اور اصل معانی کو مٹا کر
 دیکر باہر نکالنے میں جو کچھ کوشش کی ہے وہ اسلام جدید کے پیروں کے نزدیک قابل
 شکور ہی ہے اگر اس کے بعد سرسید نے ایک اور بھاری کام کیا تو جی جنت و فرخ ملا کہ جبریل
 بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کو قابل قرار دیا مگر ان کے معنی بدل دیے یا الہام
 نئی نبوت جیسا کسی پر خاتمہ نہیں جو حجۃ و فرخ عادت کو محتاج نہیں کیا جبریل یا خدا جہود و جبریل
 کرنے پر قیاد و سبب نظام عالم میں جاری کرنے کے بعد دخیل ہو کر ماننا پڑا جب اصل الاصول کو تو نہیں
 یہ اختلاف ہو تو فروعات و عملیات نماز روزہ و حج و زکوٰۃ طہارت نجاست حلال حرام کی تو
 عینا پرستش جواب میں نہیں سمجھتا کہ یہ تو اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابند و نیک تعلیم کی کیسی
 اصلاح و ترمیم کر لیا سرسید کی تعلیم و تربیت جو مسلمانوں کے بچوں کے حقیقی ابر و رحمت کی طرح
 علی گڑھ کالج پر پستی رہتی ہے میرے نزدیک مسلمانوں کی حالت موجودہ کے لیے
 کی طرح مفید نہیں بلکہ سخت مضر خطرناک ہے اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سرسید کے دونوں
 صاحبزادوں کے حقیقی شاہرہ و امیر و زہادوں کے لیے ایک قدرتی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے
 عبرت و سرسید فی اسلام قدیم کو گرا کر جو وسیع اسلام کے ہنگامے میں صاحبزادہ کو بٹھا یا بھلا اور نکار
 ایک شرابخواری ہے جسے فرخندہ ہی نہیں کہہ دیا بلکہ سرکاری ملازمت کو قابل بھی نہیں رکھا
 بلکہ زندگی سے مایوس کر دیا کیا علی گڑھ کالج اس سبب سے کہ ایک گھنڈہ گت اور عین دنیائیت کی
 چھٹی کتابوں کی تعلیم دیا جاتی ہے اور ظہر و عصر کے وقت گھبراہٹ و فریاد سے نماز پر مجبور
 کیا جاتا جو خواہ بے وضو بھی کیوں نہ ہو اور اسکے ارکان و شروط سے بھری ہی کیوں نہ ہو
 دستہ المسلمین کھلانے کا شوق ہو سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں انہم لخصا و ملتقطا (دیکھو رسالہ
 ردیحہ پر مرتبہ مرزا محمد بیگ صاحب مطبوعہ مطبع مجتہبی و ثانی)
 اس مقام پر اہل انصاف یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ مذہب کے لائق و اہل و اعزہ و تہذیب
 فرما چکے ہیں لیکن بھری مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی نے طائفہ

خبر جو قرآن میں مذکور ہیں انکا انکار یا دوسرین شک کر بیگناہ ہو گا۔
قولہ خدا کا نام ایسا دیشان اور اس کے ماننے والوں کی یہ امانت **ان اقول** نام کے ماننے والے
 تو وہ بھی تھے جو عن ابنار اللہ واجارہ کہتے تھے پھر کیا اس نام کے ماننے سے انکی امانت
 بڑی ہو سکتی ہے حضرات نام کا برائے نام ماننا کوئی کارآمد چیز نہیں ایمان و اسلام کا مدار جمع
 ضروریات دین و ایمان کے قبول و تسلیم پر ہے جو شخص ایک امر ضروری دینی کا بھی منکر
 ہو گو خدا تعالیٰ کو ماننا ہو وہ بیشک خارج از دائرہ ایمان بلا کلام ہے اور اسکی امانت بھی
 شریعت مطہرہ کا ایک حکم عام ہے بلکہ مبتدعین کی امانت حتیٰ حکم شرعی عند تحقیق الایمان
شرح مقاصد وغیرہ میں ہے **والمبتدع البغض والامانة** ان

قولہ جب تم نبی باوجود اسکے کہ وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اختیار
 اسکی امانت کی تو اب جہتدہ اسکی امانت کی جاتی ہے وہ امانت معاذ اللہ اور رسول کا انتہا
الطی توبہ الہی توبہ **قولہ** جو شخص بلا اکراہ اللہ کو ایک اور رسول اللہ کو اللہ کا رسول مانتا ہو
 مگر اسکے ساتھ ضروریات دین مجری سے کسی ایک امر ضروری کا بھی منکر ہو مثلاً خدا تعالیٰ کے
 حلول کا کیسے جسم میں قائل ہے یا ختم نبوت کی منکر ہے یا قرآن مجید میں وقوع تحریف و تفسیر و
 بشری کا قائل ہے یا غیر نبی کو نبی سے افضل مانتا ہے بلکہ قطع نظر ضروریات اجماعیہ دین محمدی
 کسی عقیدہ طغیہ کا عقائد فاضلہ امانت ہی بھی منکر ہو مثلاً اہلبیت گرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو جہنمی بتاتا ہو اور اسکی امانت کو حلال و ثواب ٹھہراتا ہو ایسے شخص کی بھی امانت حسب
 حکم خدا و رسول امانت کو نہ ایک ضروری ہے جو ایسے شخص کی امانت کو برائے کہے وہ خود گمراہ و ضال
 مذہب امانت ہو **حضرات طائفہ** ندویہ کیا تم حضرت شاہ عجمی و العزیز صاحب مدظلہ
 بیکر مبارک اکابر صحابہ کرام تک خدا تعالیٰ کا امانت کرنے والا اور دشمن اسلام جاننے والے
 اس مگر اہی سے جلد توبہ کرو مگر چر دل سے اور آئندہ تدوۃ العلماء کی خرابی سے باز آؤ
 صرف زبان سے الہی توبہ الہی توبہ کا کلمہ کلام کر لینا کیا کام آ سکتا ہے۔

[illegible]

قولہ جنہذا رسول کے بلا کراہ ماننے والے کو کسی مسئلہ میں سمجھ کر پھیر اور اختلاف کی وجہ سے یا کسی
 گناہ کے سبب ہر شرک و کفر کی برابر سمجھ لیا یہ تو یہ ہے کہ اس نے اللہ و رسول کی عظمت نہ سمجھی الخ
اقول طائفہ ندویہ کے لائق فائق واعظ عقائد الاسلام میں فرماتے ہیں کہ اگر
 شرع میں بیان کی ضد ہے پس جن چیزوں پر ایمان اور تصدیق کرنا ایمان تفصیلی میں ضروری ہے اور اگر
 انکار کرنے سے یہ ذرا دل میں بگاڑ کرے یا زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکالے جس سے صراحت یا
 اشارۃ انکار ثابت ہو جائے یا کلمات شک زبان سے نکالے یا کسی ایسے کار سے جو منافی
 اعتدیل و قطبی کا فرہو جاتا ہے گو یہ شخص آپ کو من سمجھے اور عبادات عملیں لاوے کفار کی طرح
 ہمیشہ ہم پر کلمہ الخ متضا و متضاد۔

قولہ حضرات ہی لیے یہ مسئلہ عقائد و فقہ کی کتابوں میں صاف صاف لفظوں میں مندرج
 ہے کسی اہل قبلہ کی تحفہ نگراں الخ **اقول** افسوس افسوس کہ صاف صاف لفظوں میں
 مذکور ہے طائفہ ندویہ کی سمجھ میں نہیں آتا کہ مذہب اہلسنت کی ترمیم پر اپنی نا اہمی سے آواز
 نہ آئے چنانچہ فقہ ثریہ صاحب کے فتاویٰ میں اسکی تصریح موجود ہے جبکہ خلاصہ یہ ہے۔

بالحقیقۃ ان المراد اہل القبۃ فی ہذہ القاعدۃ ہم الذین لایسکرون ضروریات الدین
 بل یؤید وجہ الی القبۃ فی اصلہ قال اللہ تعالیٰ لیس البران تولوا وجہکم قبل المشرق والقبۃ
 ولكن البر من امن بالله والیوم الآخر لایہ من انک ضروریات الدین لم یبق من الی القبۃ
 لان ضروریات الدین منخرۃ عنہم فی ثلثۃ مذکول کتاب بشرط ان یكون نصا
 صریحا لا یکن تاویلا کہ تحریم الاحبات والنباتات وتحریم الخمر والمیہ ونبات العلم والقدرة والکلام
 لا تعالیٰ وکون السابقتین الاولین ہر الیہا جریں والاقتصار علیہم عن اللہ تعالیٰ وانہ لا یجوز ان یقر
 الا بالاسیافہ ہم ویدلوا لیسۃ التواترۃ لفظا و معنی سوارکان من الاعتقادات ومن العلیات وسوار
 انکان نصا او لفظا کو جب مجتہد اہلسنت میں لازواج والنباتات و الخمر والجماعۃ والاذان والجمع علیہا جماعۃ تطہیر
 اعتقادہ الصدیق والفاروق وغیر ذلک ولا شہدۃ ان من انکر مثال ہذہ الامور لم یصح ایمانہ بالکتاب

ہو اسی مقام کے آخر میں دیکھ لیجئے اعلان عدم تکفیر اہل القبۃ موافق کلام الشیخ الاشعری
 واقفہا وکما قررکنا اذا اقتضت اعقاید فرق الاسلامین وجہا منہما ما یوجب الکفر قطعاً کا اعتقاد
 الراجحۃ الی وجودہا البقیۃ سبجائہ والی حلولہ بعض اشخاص الناس الی انکار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم والی دعوہ وبتخلفہ والی استنباطہ الحرامات واسقاط الواجبات الشریعۃ والی ایشار
 بقولہ وسنہ ایدہ اتفقنا الی آخرہ پھر آخر کتاب میں یوں شیعہ فرماتی ہیں کہ لا یفر اہل القبۃ الا با
 فیہ لقی لا صانع القادور العلیم والانکار للنبوۃ والانکار لعلم محمد علیہ السلام بضرورۃ الی قولہ
 واما اعداءہ فانما علیہم بہ بدیع غیر کافر الہم

قولہ در مختار میں ہے قول ادسی در مختار میں ہے وان انکار بعض اعلی
 من الدین ضرورۃ کفر بہا بقولہ جسم کا الاجسام و انکار صحبۃ الصدیق برہنہی اللہ عنہ حاشیہ
 شامی میں ہے واذ لا خلاف فی کفر الخالف فی ضروریات الاسلام من وجہ دنیا العالم وحشر الاجساد و
 نفی العلم بالحرثیات الکائنات من اہل القبۃ المراد بطل عمرہ علی الطاعا کما فی شرح التوحید الم

ترجمہ جانتا ہے کہ تکفیر کرنا اہل قبۃ کی موافق کلام الشیخ اشعری اور فقہا کہ یہاں تک کہ اگر کسی کی حیثیت
 دریافت کیا و عیان اسلام نہ تو ان کے عقیدہ نہ کو اور پایا ہے اور ان کا تو کفر قطعاً موجب کفر نہیں جس عقیدہ کی جھک کر ہو
 کفر ہو اور اگر اللہ سبحانہ کو یا طرف دار اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی میں عین یا طرف انکار نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا طرف انکشاف نہ حضرت کی یا طرف میل کر فرجہات کے یا طرف ساقط کرنا واجبات شریعہ کی یا طرف ایشارہ بقولہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہم عقیدہ نہیں ۱۶

۱۷ در نہیں کافر کہ جو اول قبلہ گردان یا تو نہیں جنہیں انکار صانع قادور علیہم کیا یا انکار نبوۃ کا یا انکار ہوا اول مرسلہ
 ضروریہ جو نبی علیہم السلام نہ یا نہ انکار اول مرسلہ کی لیکن علامہ آپ قال اسکا بدیع ہو کا تو نہیں ۱۷

۱۸ اور اگر انکار کیا بعض دن یا تو کفار ضروریات دین میں نہایت ہیں اس ہو کا تو کفار کیا جاسکتا ہے کہ..... ایک جہت
 شل اور جس کو انکار صحابہ حضرت صدیق خیمہ عنہ کفر۔ ۱۹ کیونکہ نہیں خلاف ہو مخالف ضروریات دین کی ہو

۲۰ عالم حشر اجساد و انکار علم نہایت یا بیتا لموسو اگرچہ ہودہ اہل قبلہ شغل عبادت امام عریضہ کفر شیعہ میں کھا ہر ۱۸

لفظ کو لکھا کہ جابلوں کو دھوکا دینا اور دوسری تفسیر اور تفصیل سے جو تہریج علماء محققین ثابت ہو اغراض کرنا
 شیعہ اتفاق ہے اور پھر اسکا نام اتفاق رکھنا محض عناد و شقاق ہے اور قطع نظر مسئلہ تکفیر و عدم
 تکفیر اہل قبلہ سے عقائد فقہ کی کتابوں میں جیسے مکہ مکاتیم ہے کہ مخالفین السنہ کو مانند خوارج
 و غیرہم کے گمراہ و مبتدع بنانا اور مستحق امانت نہ مانا خدا تعالیٰ کو سب سے برا یعنی بتاؤ سب کو غلو
 و غلو نہیں یہ استدلال طائفہ مذویہ کا اس عبارت سے اخیال پر محض تفصیل حمال ہے مذہب کو
الاتقوا فاتی واعطائے عقائد الاسلام میں نہایت اہل اسلام کے
 گمراہ فرقوں کو کہ وہ خارجیہ رافضیہ قدریہ جبریہ وغیرہ ہیں جیتک اہل سے کسی قطعی الثبوت
 چیز کا انکار یا شک ثابت نہ ہو گا ہم اہل کو کافر سمجھیں گے ان سبب خلاف کرنے جو مسلمین کے
 یا انکار احادیث مشہورہ کے یا قصود ہر بحث کی تاویلات کرنے کے سبب دشمن
 کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہیں اور اگر اہل دین کوئی فرقہ امر قطعی الثبوت کا انکار کرے
 یا اس میں شک کرے یا تو بالکل کافر ہو جائیگا اور امت محمدیہ سے خارج ہو گا سو وہ اور کفار کی مانند
 ہمیشہ و دوزخ میں رہے گا ناہم

قولہ شرح مواقف میں ہے **انہم قول** واہ واہ آپ اور شرح مواقف بقول شخصے

وہ بہت کرے خدا کی باتیں خدا کی شان میں جو حرف پڑ سکے نہ کلام مجید کا نہ مجال
 اس کے معنی سے بھی واقف ہو جائے علامہ چلچلی حاشیہ میں لکھتے ہیں **قولہ** لا تکفرا حلل من القبلہ

منہ ان الذین القبول علی ماہمون ضروریات الاسلام محدث العالم و مشر الاجراء و ما شیعہ ذلک

وہ مخالفی قول سوا مسئلہ العقائد و نحو ذلک الافلاک و تراعی کفر اہل القبلہ الموطب علی الطحا

باعتقاد قدم العالم و فی آخر و نحو ذلک انہم لخصنا حشرات اگر ہمیشہ سے ہر فرقہ تو خود شرح مہر

سے ترجیح دیکھا کہ ہم کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا اگر کوئی بہت کہ وہ لوگ جو منقہ ہیں نہ دریات دین

اسلام پر جیسے حادث ہونا عالم کا اور مشر اجراء کا اور جو مثل کہ اور اختلاف میں اہل دین ان پر جو مسئلہ تکفیر و شران

اہل قبلہ غیر میں تو کچھ جگہ انہیں نام عمر و عبادت میں مشر انہوں نے عقائد قدیم ہو عالم اور انکار مشر کر اہل دین ایسی باتوں کے

اوس نے انکار ضروریات دین کا التزام کر لیا اور جو شخص دیگر عقائد اہل سنت منکر ہو وہ کافر قطعی
 نہیں ہے مگر بلا شک مبتدع و گمراہ ہو قولہ یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ ایک
 بات کا دوسری بات سے لازم آجانا اور سنے ہو اوس لازم کا التزام کر لینا اور سنے ہو زید سے
 قول سے بکر کے نزدیک کفر لازم آجائے اور زید اوس کفر ملتزم نہ ہو تو اس سے زید کا فر نہیں
 ہو جاتا ان زید اگر اوس کفر کا التزام کرے تو لہذا کفر ہو جائیگا ہم قولہ جناب والا لڑکپن کی باتیں
 تو آپ کو فرب یاد ہیں مگر بحث قضائی لکھنا لایعلم بعلم شیعہ کے مطلب کا علم سو وقت تک نہیں
 اور بانیہ تحقیقات عقیدان اہل سنت کی مخالفت کو حق ٹھہرانے پر بقدر صراحت مسئلہ لازم لکھ لیں کفر
 سے فرق مشکین ضروریات دین کی کفر باطل نہیں ہو سکتی کہ او کو اصل کفر یعنی انکار ضروریات
 دین کا التزام ہے ان وہ فرق جو قطعا ہر جملہ ضروریات دین کا تفضیلاً صراحۃً اقرار کرتے ہیں
 مگر اوں کے اقوال فاسدہ سے بالآخر انکار ضروریات دین کا لازم آجاتا ہے من حیث لا
 شیعہ دن وہ ہیں قول کے بموجب اگرچہ کافر نہیں قرار پاتے ہیں مگر اوں کے گمراہ ہونے پر
 اہانت کا ججاج ہے اسکی مثال یوں سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص حق سبحانہ کو واسطہ حجت و مکاتبا
 فائل ہو مگر جمیت کالاجسام کا منعقد نہ ہو تو کہا جائے گا کہ اوسپر کفر لازم ہے ہوا سٹے کہ قول حبث
 مکان قول جسمانیت کو مستلزم ہے کہ وہ کفر ہے مگر اوسنے اوس کفر یعنی جسمانیت کا التزام
 نہیں کیا لہذا اوسکو قبول تحقیق کا ذریعہ نہ چاہیے مگر مبتدع و گمراہ سمجھنا ضروری ہے اور جو شخص
 جسمانیت کالاجسام کا فائل ہو گا وہ بیشک کافر ہے کہ اوسنے قول کفر یعنی جسمانیت کا التزام
 کر لیا یا مثلاً جو فرقہ باوجود اقرار حقیقت کلمہ اللہ موسیٰ تکلیما کے قیام صفت کلام سے ساتھ ذات حق
 سبحانہ کے انکار کرے تو کہیں گے کہ بصورت میں لازم کفر ہے کہ بخاریت صفت کلام سے
 اصل کلمہ اللہ کا التزام آتا ہے اور وہ کفر ہے مگر چونکہ کلمہ اللہ کا اقرار ہے اور کلمہ بغیر
 قیام کلام کہتا ہے تو اوسنے کفر کا التزام نہیں کیا اور جو شخص نفس آیت کلمہ اللہ کا انکار کرے
 اوسکو ضرور کہیں گے کہ اوسنے کفر کا التزام کیا اگرچہ وہ کلمہ شہادت کا اقرار کرنا ہو وفس علی ذلک

قولہ اس قول کا مطلب شامی نے یوں بیان کیا ہے **اقول** ہنس کہ ان حضرات کی بصیرت پر تو اول
سو پر وہ بڑا تھا اب معلوم ہوا کہ ابھارت پر بھی پر وہ بڑ گیا ہے **شامی** نے جو سبب لکھا وہ اس کا
متعلق لکھا ہے وہ نظر آیا سابق میں یہ ہوا تو فرماں اُضحیٰ میں **قال** والہ اللہ لکھنے لکھنے اللہ جل شانہ
لان الحق عدم کفرہ ان القبلہ وان وقع الزام فی البیاضت بخلاف من خالف القوا لبع الحلۃ بالضرورۃ
من الدین من الشاغل بقیۃ العالم ونفی السلام بالجزئیات علی صرح بصحیفوں الفخ اور لاق میں یہ موجود
ہے اظہار ان الرافضی ان کان من یقینہ الہیۃ فی علی رضی اللہ عنہ وآن جبریل غلط فی الوحی او کان
یکرم حبۃ العدیق رضی اللہ تعالیٰ او یقین الیہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کافر لکھ لکھ القوا
الصلوۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما وکان یفضل علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولیست الصحابۃ فانہ
مبتدع لا کافرا لکھ اس عبارت سے صاف ثابت ہوا کہ جو شخص کلمہ کا اقرار کرتا ہو اور کعبہ کی طرف
سجدہ کرتا ہو اور باوجود اس کے ضروریات دین سے کسی امر کا منکر ہو وہ ضرور بیچ بیچ کافر ہے کہ

۱۵ ترجمہ در مختار کا یہ کلام فتح القدیر سے ماخوذ ہے جہاں انہوں نے فرمایا کہ مقتدا دلیل یہی ہو کہ معتزلہ سے نہایت
دست ہو کہ حق یہی ہو کہ اہل قبلہ کافر نہیں اگرچہ بطور الزام مباحثوں میں ان کی کئی کئی غلطیاں ہوئی ہیں مگر جو عقیدے فرمایا
دین کے منکر ہیں جو غیر خدا کو قدیم ماننے والا اور بارہی غرور بل ہو علم جزئیات کی نفی کر دیا کہ ایسے لوگ بلاشبہ کافر ہیں حجاج
کہ انہی تحقیق نے تصریح فرمائی ۱۲

۱۶ اسی سے ظاہر ہو گیا کہ رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرم خدا کہتا ہو یا کہ جبریل میں علیہ السلام کو وہی پہنچا
میں ہو کہ ہوا یا امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحابی نہ تھا تو
یا حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اظہار میں یہ کلمہ معونہ اہل بیتان کا بکثرت کافر ہو کہ یقینی غرض
دین کا خلاف کرنا جو بخلاف اس کے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما تفضیل سے۔ یا صحابہ کرام رضو اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرے کہ وہ گمراہ ہیں
ہو کہ ان سے نہیں ۱۳

نے جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس وقت کا متفقہ نامی مصالحت وہی تھا لیکن اس وقت زمانہ مجروحہ
کی مصالحت کا خیال ضرور سے پہلے مصالحت وقت باجائے کلہ گدہ ہونے کے بتدعین منکرین
ضروریات دین کو بھی گمراہ کرتا چاہیے اور کو بھیائی ٹھہرانا اور کئی مصالحت دلی فرض تبتانا
اور کو مصالحت و ہم مہربانہ و ہم نوالہ بنانا اور بخار و نہ کرنا اور کئی عدالت چھاپنا مصالحت
وقت ہر ایسے خیالات بھی قبیل کفریات تاویل سے ہیں۔

آبِ زندہ کے لائق فائق واعظ کا کلام سنا چاہتے تھے اسلام کے بعض گمراہوں کو
بہاؤین کہتے ہیں اور ہونے پر قرار دے رکھا کہ جب زندہ ہستی دیکھے ایمان لائے
اور نہایت محبت آگئی اور صفائی قلب اور حاصل ہو جائے تو اس سے شروع کرے

اور اس میں جو جاتے ہیں اور ہر گناہ اور کو مباح ہو جائے اور الی قولہ سو یہ کفر و کراہی ہے
اور اس میں جو نہیں جانتے ہیں سالاریہ ہدایہ وغیرہ لوگ بھی کہتے ہیں

نماز روزہ ہین جانتے کیا ستر کو حلال سمجھتے ہیں اور جو کوئی قرآن حدیث کی دلیل میں آئے
تو کہتے ہیں یہ قرآن بہت بڑا ہے اس لئے ہر بار قرآن اور سے یا ہمارے دس پارے آپ
ہیں ۔۔۔ سو ایسے لوگ سطحی کافر ہیں انہی ملحدوں اور اسی میں موقوف ہے دشمن کا
جنسی انکار کیا مثلاً یون کہتا کہ فرشتہ کا وجود اگر ہو تا تو کبھی نہیں بھی اٹھا دیتا لوگوں کے
سنائے کیواسطے قرآن میں فرشتہ کا ذکر کیا ہے کافر ہو گا ۔ یا عباد و نوح و جنات فقط لوگوں کے
ڈرانے اور خوش کرنے کو ذکر کر دیکھ میں در نہ بین ہمیں یا جنت و دوزخ ثواب و عذاب
قرآن میں مذکور ہے انکار کیا مثلاً کہا وہاں مرد و علما نہ ہیں میں مادی و روح میں نہ قوم کا
درخت نہیں ہے کافر ہو گیا انہی ملحدوں

تو مثلاً حنفی شافعی اور اہل حدیث کا یہ مسئلہ ہے کہ متروک التعمید کیا احلال ہے اور ناجی

مذہب میں جس امر سے پس پھورت میں خفی شامعی اہل حدیث کو قول سے مانگی کہ
نزدیک اور مانگی کہ قول خفی شامعی اہل حدیث کو نزدیک کفر لازم آجائے اور کیونکہ ایک

لیکن اس بحث سے طائفہ مذویہ کا مطلب یعنی عدم حواجز تکفیر منکرین ضروریات دین مرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ صورت میں التزام کفر ہے نہ لزوم کفر اور طائفہ مذویہ کا یہ خیال مرگز بھی غلط ہے کہ جو شخص کلمہ کا تو ذرا عقائد رکھے مگر جو یہ ملائکہ یا قیامت و جنت و مار یا حور و غلمان یا فضیلت زکوٰۃ یا صوم رمضان کا انکار کرے وہ کافر ہوگا جتنیکہ یہ بھی نہ ہو سکے کہ خدا تعالیٰ نے توحیسات و جنت و مار و غلمان کی خبر دی ہے فضیلت زکوٰۃ و صوم کا حکم دیا ہے لیکن مرغیان خدا تعالیٰ کی خبر حکم کا جادہ منکر ہوں۔ کیونکہ ضروریات دین کا انکار ہر طرح کفر ہے خواہ بلا عناد و جہد یا بطور تمہیل خواہ بطور تشکیک خواہ بطور تاویل کہ منکر ضروریات اسلام مجملہ یا ویلا فاسدہ کے بھی کافر ہے۔ **مشاہدہ محمد العزیز صاحب کو فتاویٰ نعم مقدم التقدیق لہ مرتب**

اربع فیجمل الکفر ایضا قسم اربعہ الاول کفر جمیل و ہو تکذیب یعنی صلی اللہ علیہ وسلم صریحا فیما علم مجتہد مع العلم بکفر علیہ السلام کا دنیا فی دعواہ و ہذا کفرانی جہل و ہذا رب الثانی کفر احمود و الخنا و ہو تکذیب یہ مع العلم بکفر صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا فی دعواہ و ہو کفر اہل کتاب و کفر ایس من القبیل الثالث کفر اشک کہنا کان لا اکثر المناہضین الرابع للتاویل و ہوا ان کل کلام اللہ علیہ السلام علی غیر مجملہ او علی التقیۃ و مراعاة المصالح و تحذو کاسلخ یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حسب احکام و ہجرت اسلام جو ائمہ کہ ام کے نزدیک حضرت شارع علیہ السلام سے تعلق ثابت ہیں انہی نسبت کفر عقلا زمانہ حال کہ فی تحقیق سفہاء و جہال میں اپنی مخالفت شارع علیہ السلام سے جیسا تیکہ

نہیہ بان نہو نے تقدیق ایمان کی چار وجوہ ہیں تو کفر کی بھی چار قسمیں ہیں۔ اول کفر جمیل اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلا جھٹلانا ہوا ان باتوں میں جو ثابت ہیں کہ وہ اپنے ساتھ لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ و ہر نبی و نبی کا ذب جائز ہے کفر ابو جہل اور اسکے مانند و کاسے دوم کفر اشکار و عناد اور یہ جھٹلانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اپنے دعویٰ میں سچا جانکر اور یہ کفر اہل کتاب کا ہوا اور کفر ایس کا ہی قسم ہے سوم کفر شک جیسا کہ بعض نقدر کا تھا پھر ام کفر تاویل اور وہ یہ ہے کہ اصل کیا جاسے کلام نبی علیہ السلام کا مجموعہ یا قیقہ سچا اور دعایت صحت و غیرہ پر
۱۲۶۲

تحت النقص لان هؤلاء ايضا ادعى اجتہادهم الى ما قالوه وهم يظنون ان ذلك
هو الحق فان قلت بطلان مذہب هؤلاء ظاهر بطلان مذہب من يخالف نص نص
الصحيح ايضا ظاهر وكما ثبت بطوارق النصوص ان الله تعالى يري والمختار في بيكر ما
بالتمويل وكذلك ثبت بطوارق النصوص من سائل خالف فيها الحق مسئلة النكاح بلا
وسيلة تنقذ الجوار وظائر بما فاعلم ان المسائل تنقسم الى ما يتصور ان يعين اليك كل
مجتهد مصيب وهي احكام الافعال في العمل وسد رتبة وذلك هو الذي لا يعترض على
المجتهد في غير ذلك لا يعلم خطا من قطع بل فاعلم ان ما يتصور ان يكون المصيب
فيه الواحدة المسئلة الرومية وقتدروا قدم الكلام ونفى الصورة بالاستقرار
على الله تعالى فاعلم ان خطا الخطا في قطع فاعلم ان كل ما ينبغي ان
ابوابه تشكر على التبدلين بدعهم وان عرفت وانها الحق كما يدعي اليهود والنصارى في حقهم
وان كانوا يعترفون ان ذلك حق لان كل ما هم معلوم على قطع فاعلم ان خطا في نظام الاجتهاد

مرفوع رومين حاضر كجاء في المسئلة كما انما هي اجتهاد وسيط ان كوني كيا هو جوده كحق بين اوراد سيكوق سمجور
اكر جواب بين الرومية كجاء ان كوني كيا هو جوده كحق بين اوراد سيكوق سمجور
هو مخالف بوضوح يث صحيح كذا ورجع ظاهر بوضوح من رديار الحق ثابت هو اوراد مختار في اسك منكر بين دلي
سيطره ظاهر بوضوح من اسك سائل ثابت بين جبين جنفي خلاف كرتي بين جبي مسئلة نكاح ملاولي
اور مسئلة شفقت جوار وغيره فوجاننا جاسي كسائل كيا تشين بين ايك قوده بين جبين كجاء ان كيا كيا
مجتهد مصيب هو اوراد حاكم افعال بين حلت حرمت بين اوراد انهن بين مجتهد بر اعراض انهن هو ان كيا كيا
او كيا خطا يقيني انهن معلوم هو كيا كيا طي - دوسرے وہ ہیں کہ جنہیں ایک ہی مصیب ہو سکتا ہو جیسے مسئلہ
رویت اور قدر اور قدم کلام اور نفی صورتہ و استقرائیں یہی باتیں ہیں کہ جنہیں خطا کرنے والی کئی خطا معلوم ہو جاتی ہے
یقیناً پس اگر تمام بدعت پھیل گئی ہو تو اسکے دروازے جلادینا چاہیے اور مجتہدین پر انکار کرنا چاہیے اگرچہ
وہ بدعت کو حق سمجھنے کا اعتقاد رکھتے ہوں جیسے کہ یہود و نصاریٰ کو یہاں تک انکار ثابت کیا جاتا ہے اور اگرچہ وہ یہی
اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ اسلئے کہ اوی کئی خطا معلوم ہے یقینی خلاف خطا غلبیات اجتہاد یہ کے

چیزوں ایک فرق کے نزدیک حرام ہے دوسرا فرق حلال بتاتا ہے اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کھنا یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ **الحکم الاول** یہ تقریر پر تو یہ فرض تغلیط و تجمل بلکہ غلطی و تضلیل ہو نہ یہاں لزوم کفر کا احتمال نہ التزام کا خیال۔ نہ حنفی شافعی کے نزدیک مالکی کے قول سے کفر لازم ہو نہ مالکی کے نزدیک حنفی شافعی کے قول سے کفر لازم ہوتا ہو۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے سے جو کفر لازم ہوتا ہے وہ ان حلال و حرام سے وہ حلال و حرام اور میں جن کی علت و حرمت ضروریات دین میں داخل ہے اور بعض اہل سنت کے نزدیک وہ حلال و حرام بھی اسی حکم میں داخل ہیں جن کی علت و حرمت کی اگرچہ ضروریات دین میں تو داخل ہوئے ہیں کلام ہو لیکن ان کی علت و حرمت پر اجماع قطعی ہو گیا ہے باقی مسائل اختلافیہ اجتہادیہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین پر ایسے حکم کا لازم ہونا مسلم غلطی سے بلکہ لزوم حکم میں وضاحت بھی باطل ہے بلکہ ایک جانب اہل ان کا جزم کر لینا یہی صحیح نہیں **شرح مقاصد و مخافات** وغیرہ میں ہے ومن الباطلین من یقول ان اختلاف فی الفروع بدعتہ و ضلالتہ النہم اور یہ خیال طائفہ مذویہ کا کہ جب غلطی شافعیہ یا وجوہ میں اختلاف کے اعتراض نہیں تو دیگر فرق باطلہ یعنی شیعہ و نجیہ و مہمترین کو بھی برا نہ جانتا جاسیے پس یہ قیاس مع الفارق ہے **حیاء العلماء** میں ہے فان قلت اذا كان لا یقرض علی کفنی فی المتکاح بلا ولی لا یرى انہ حق فینفی ان لا یقرض علی المتکثر فی قوله ان اللہ لا یرى وقوله ان النبی من اللہ والشہدائین من اللہ وقوله کلام اللہ مخلوق ولا علی الخوی فی قوله ان اللہ جسم وله صورتہ وانہ مستقر علی العرش بل لا یجوز ان یقرض علی الخلفی فی قوله الاحیاء لما تبحت وانما ترجمہ ہر اگر تو یہ کہ جب غلطی پر نبیوں کے خلاف میں اعتراض نہیں کیا جاتا اس سبب کہ وہ اس کی طرف سے شرعی و شرعی بلکہ فلسفی پر بھی ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں اعتراض نہ کیا جائے کہ اللہ کا مدار نہ ہوگا۔ ہاں فی اللہ علی حاکم جو اور بتائی اس کی جانب سے نہیں کلام الہی مخلوق ہے۔ اللہ جسم و ادنیٰ صورت ہو اور وہ ایک تمام عرش پر ہی نہیں ہوتا۔ بدن عشر کے دن نہ اٹھائے جائیگا ۱۲

لہا جاتے ظاہر اٹھنے پر وہ اصل مطلب یہی ہے کہ فرق اباحہ و باطنیہ و نیچر کو مجملہ
 اور کلمہ گو ہو نیچر یعنی بھائی سمجھنا چاہیے تاکہ آزادی قائم رہے اس طائفہ مذکور
 لاتوق فائق واعظ کا کلام سنا چاہیے عقائد الاسلام میں نکتے ہیں بلند و بالا
 ایسے فرقہ اپنے آپ کو اہل اطن کہتا ہوا وہ نکتے ہیں قرآن و احادیث کو معانی یہ نہیں ہیں جو
 الفاظ کی ظاہر و دالت سے سمجھے جاتے ہیں مثلاً تھیمہ الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ کے یہ معنی نہیں ہیں
 کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو بلکہ قرآن کو اللہ و رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے سوا کوئی نہیں
 جانتا جو اصل غرض انکی اس سے شریعت کا یا ظل کرنا ہو کیونکہ وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ
 کو فرض نہیں جانتے سو یہ بالکل گمراہی اور کفر کی بات ہے اسخ اور ادھی عقائد الاسلام میں
 جس چیز کی فرضیت قرآن ظاہر عبارت سے یا حدیث متواتر سے معلوم ہو جائے پس جو شخص اس کو
 فرض نہ کہیگا کافر ہو گا یا جس چیز کا ملال ہونا اس طرح سے ثابت ہو چکا ہو اس کو حرام کہیگا کافر
 ہو گا اس طرح جس چیز کا حرام ہونا قرآن کی ظاہر عبارت یا حدیث متواتر سے ثابت ہو جو اس کو
 حلال کہیگا کافر ہو جائے گا۔ پس جسے کہا کہ خضر یا سید دکھانا یا زنا کرنا حلال ہے کافر ہو گیا
 اہم مضمون۔

قائدہ ضروری یہ طائفہ مذکور نے جو اس تقریر میں خفی شافعی کو مقابل المجہدیت کا ظاہر
 کیا یہ ایک بڑا کید ہے جس سے عوام اہل اسلام کے ذہن میں یہ بات خفاقی گئی کہ علماء مقلدین
 ائمہ سابقین اگرچہ کافر تو نہیں ہیں مگر مخالف حدیث رسول اللہ ہیں لہذا وہ المجہدیت نہیں
 ہیں بلکہ المجہدیت تو غیر مقلدین ہیں اور جب عام کہیں قلم وہ سنے اس تقریر میں چون و چرا
 نہیں کی تو گویا او کا اتباع ہو گیا حالانکہ نفس الامر میں پیغمبر کلام اللہ و حدیث رسول اللہ
 علماء مقلدین فقہار کرام ہیں پس بھی اہل تفسیر ہیں اور بھی اہل حدیث ہیں غیر مقلدین
 جو ہندوستان میں اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں اور باوجودیکہ اجہاد کی بیانتہ ہرگز نہیں
 رکھتے مجتہدین ہیں اور حضرات مقلدین ائمہ اربعہ بلکہ خود حضرات ائمہ اربعہ باجتنوس حضرت

حقتہً اثنا عشریہ اختلاف بہت بہ در فروع فقہیت نہ در اصول و عبادت
 و اجتہاد فروعی بنابر اجتہاد دلیل اطمینان مذہب نمیتواند شدہ الخ طحا نقضہ
 مذہبہ کے لائق فائق و اعتدال عقائد الاسلام میں سخت میں سوال
 اہل سنت و جماعت بھی آپس میں مختلف ہیں جو اب عقائد میں سب متفق ہیں اور مجتہدین
 عقائد کے اتفاق و عدم اتفاق کا سہیہ در نہ خبریات عملیات، عین اختلاف سہا
 موجب و حجت ہر انہم باجمیلہ اوس قول میں وہ سلام و سلام نرا و ہر میں بہت
 جسکی حلت و حرمت اجتہادی اختلافی صحابہ کرام ہے اور وہی منشاء احکام تھا نہ
 اتہم اربعہ عظام ہے پس اس مسئلہ اور مثال کا یہاں ذکر کرنا فاسد بلا کلام ہے
 ہاں جس حرام کی حرمت ضروریات دین میں داخل ہے جیسا کہ ان کے ساتھ نکاح حرام ہوا
 اور جس حلال کی حلت ضروریات دین میں داخل ہے جیسا کہ شہدائی و وجہ سو نکاح کا حلال ہونا
 ایسے احکام کا برعکس کر دینے والا اگرچہ کلہ پڑتا ہو قطعاً ہر طے کا فر ہے پس طحا نقضہ
 مذہبہ کہ وہ فاسدہ کا ایجاد نہیں کیا ہر سید سید جو شخص کہے کہ اہل خنزیر حلال ہیں وہ بیشک قطعاً
 کافر و شلق ہو جائے گا خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے تو حرمت بیان نہیں
 فرمائی تھی لیکن آیت تحریم کسی نے زیادہ کر دی ہے خواہ یوں سمجھے کہ وہ حکم منسوخ ہے اور آیت
 ناسخہ کو جامعین قرآن نے کم کر دیا ہے خواہ یوں سمجھے کہ ان آیات کا وہ مطلب نہیں
 ہر جو عام اہل اسلام سمجھتے ہیں بلکہ ان آیات میں کوئی تاویل موافق آپس کے پیش کرے
 خواہ یوں سمجھے کہ اوس آیت کو ... نہ دوسری آیات معارض ہیں جیسا کہ باسند لال
 آیت خلق کم مافی الارض جمیعاً وغیرہ کے باوجود اقرار کلمہ شہادت فرق اباحیہ
 و میسائی عتیدہ شیطانیہ جو خلاصہ یہ کہ بہت کر نزدیکی اس سب فرے قطعاً و یقیناً
 کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں اور کلمہ توحید پڑھنے سے ہرگز مسلمان نہیں ٹھہر سکتے چاہے کہ
 بہت کرا اسلامی بجائی ٹھہریں اور انکی حجت و رضائی طے اور انکا بغض نہ نہ اسلام

و متابعت کتاب دست بنی نمودند پس سواد اعظم از اهل اسلام بزرگم فاسد ایشان چنان
 و متبع با شدند بلکه از جرگه اهل اسلام بیرون بودند این عقاید کنند مگر عالمی که از جهل خود
 بجهل نیست یا زندقه مقتصد و دشمن ابطال شطردین است ناقصی چند احادیث چند را یاد
 گرفته احکام شرعی را منقصر در آن ساخته و ادعای معلوم خود را نفی مینمایند و آنچه نزد ایشان
 ثابت نشد و منفی میسازند سه چو آن گری که در سنگ نهانست در زمین و آسمان
 همانست و ادعای هزار ادعای از تعصبهای بار و ایشان و از نظرهای فاسد ایشان الحاح
 مخصوصا در نیز مکتوبات مین سه حضرت خواجہ محمد یار سا که از خلفاء ائمه حضرت خواجہ محمد
 و عالم محدث است در کتاب فصول ستم نقل محتدمی آر و که حضرت عیسی علی نبی و علیه السلام
 و اسلام بعد از نزول بنده میب امام ابوحنیفه رضی اللہ عنہ عمل خواهد کرد و حلال و احوال
 و حرام او هم در امام الح و در نیز مکتوبات مین فرماتے ہیں کہ اگر کسی گوید ما علم بحکامات
 دلیل داریم گوئیم کہ علم مقلد وراثت علم حرمت معتبر نیست در دنیا بفقن مجتهد معتبر است
 و اول مجتهدین را او بن از بدست منکبوت گفتن بسیار جرات نمودن است و علم خود او بر علم
 اکابر ترجیح داد و آن است الح و در نیز مکتوبات مین فرماتے ہیں احادیث را این اکابر بر او
 قرب عهد و وفور علم و حصول درج و تقوی از او دور افتادگان بهتر میدانستند و صحت و سقم و نسخ
 و عدم نسخ آنها بیشتر از ما میشناختند الح و در نیز مکتوبات مین فرماتے ہیں همان که اعتقاد
 بموجب کتاب و سنت ضروری است عمل بمقتضای آن بر هیچیک ائمه مجتهدین از کتاب و سنت
 استنباط فرموده اند و استوای احکام از آنها نموده اند و علم این احکام نیز ضروری است مقلد را نمیرسد
 که خلاف بر این مجتهد از کتاب و سنت احکام اخذ کند و بر آن عامل باشد باید که در محل قول
 مخالف از مذہب مجتهد بگوید خود را تابع او ساخته است اختیار کند الح و مخصوصا
 اب ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ علی الخصوص مولوی ابراهیم صاحب
 آرومی و مولوی عبدالحق حقانی دہلوی و مولوی محمد حسین صاحب لاہوری و مولوی
 شبلی صاحب بہار و جوار باب تصانیف مین ارشاد کریں کہ علماء خفیه و شافیه و مالکیہ

اعظم پر مخالفت حدیث رسول اللہ کی طعن کرتے ہیں اور ان کے مسائل کو
 خلاف قرآن و حدیث بتاتے ہیں پس وہ نہ الٰہی بیعت ہیں نہ اہل قرآن بلکہ محض کذاب و غیث
 ہیں حضرت جناب امام ربانی شیخ مجدد و اہل ثنائی مکتوبات میں فرماتے ہیں
 مثل روح اللہ علیہ السلام مثل امام اعظم کوئی ست کہ ببرکت و برع و تقوی و بدولت متابعت
 سنت و رجوع و رجوع و استنباط یافتہ است کہ دیگران از فہم ان عاجز اند و مجتہدات اورا
 بواسطہ وقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و اورا اصحاب اور اصحاب راستے
 گویند کل ذلک لعدم الاصول الی حقیقہ علمہ و درایتہ و عدم اطلاع علی فہمہ و فراستہ راستے
 از جہت مافی قاصر نظر ان کہ تصور خود را بدگیری نسبت نمایند سمہ شیرانی تہ این سلسلہ اند
 روح فرخید چنان گسلد این سلسلہ را۔ و بواسطہ ہمین مناسبت کہ بحضرت روح اللہ دار و دلواند
 آنچه خواہد بود پیرا نوشتہ اند کہ حضرت علیہ بعد از نزول بذمہ بامام ابوحنیفہ عمل خواہد کرد یعنی تہما
 حضرت روح اللہ موافق چہا و امام اعظم خواہد بود بگویند کہ تقلید از مذہب خواہد کرد و بوجہ
 غائبہ مختلف و تعصب گفتہ میشود کہ نوزائستہ این مذہب حنفی بنظر کشی در رنگ دریا می
 میناید و سائر مذہبہ رنگ حیاض و جداول تنظر جواید و بطریق ہم کہ ملاحظہ نمودہ ہم تہ سواد اعظم
 از اہل اسلام متابعت ابی حنیفہ اند و این مذہب با وجود کثرت متابعتان در اصول و فروع
 از سائر مذہبہ متمیزست عجیب معلوم است کہ امام ابوحنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و احادیث
 مرسل را در رنگ احادیث مستثنایان متابعت میداند و بر رای خود مقدم میدارد۔
 و چہنیز اقوال صحابہ را بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ السلام و السلام بر رای خود مقدم میدارد
 و دیگران چنین اندیشہ مخالفان اورا صاحب رای میدانند و الفاظیکہ یعنی از سواد
 ادب اند با وقتبست میسازند حق سبحانہ ایشان را توفیق دہد کہ از راس دین و راس اسلام
 بکار نہ نمایند و سواد اعظم اسلام را اندانند کہ یریدون ان بطعنوا و از انہما با فواہم جماعتی کہ این
 اکابر دین را اصحاب را توہمات اندازین و تعاد دارند کہ ایشان را در رای خود حکم میکنند

ان لوگوں کو کچھ پاک نہیں ہوسا صد ہوسا ظاہر میں تو یہ لوگ پابندی شریعت اور
 خدا اور رسول کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور حقیقت میں خلوص دل سے اوپر عمل نہیں
 کرتے ہیں انہیں غما اور ضمیمہ فتح کلمہ میں ہے غیر مقلدین نظام عمل
 بالحدیث و اتباع سنت کا دم بھرتے ہیں مگر حقیقت غور سے دیکھا جائے تو لوگ حدیث پر بالکل
 عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ خدا اور رسول سے نہیں دُرتے ہیں ان زبان پر دعوتِ عمل بالحدیث
 بہت کچھ کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ہم تقلید نفسِ غیبیت و باطنیہ و عوامی علم بالحدیث
 کے تقلیدِ ائمہ مجتہدین و تابعیہ سلف صالحین کو چھوڑ کر اور راہِ اختلاف و سنتِ نبوی سے منہ
 موڑ کر کس نہالات و گمراہی میں اپڑے ہیں اور کس نقصانیت کو کچھ میں اڑے ہیں
 جہاں جاتے ہیں ذلت و رسوائی اور ٹٹلتے ہیں خصوصاً حرمین شریفین میں تو غیر مقلد کسی
 اظہار سے سزا پانے کے ہیں بلکہ ہمدانِ اولیٰ احادیث کو بھرتے جاتے ہیں جو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر پیشین گوئی کے فرمایا اور ان کے حالات و علامات کو بتایا مہجور
 مسلم ہیں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سنگے آفرز ماہ میں فریب کرتے
 و اے جو بھڑے کار لوگ لاؤینگے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ سنی ہوگی تھنے اور نہ تمہارے
 باپ و دادوں نے سوجھاؤ تم اپنے تئیں اول سے اور اوکھاؤ پوسے کہ کہیں گمراہ نہ کرو میں بگو
 اور فساد میں نہ ڈالیں تم کو کہ عمل بالحدیث کو پر وہیں علم والوں کی صورت بنا کر قریب اور غیبت
 اور افترا پر وازی سے اپنی طرف تھکاتے ہیں اور آزاد کی طرف سنت کو یہاں سے ہلا کر
 میں انہیں اور اسی میں ہے جب تک بخیالِ ملوہ و فساد کے سرکار انگریزی نے وہابیوں
 ہندوستان کو نہ تاننا شروع کیا ہو تب سے ان لوگوں نے وہابی کا لقب بدل ڈالا اور انہیں متبرک
 و دوسرے القاب سے شش محمدی یا حامل بالحدیث یا غیر مقلد یا موقد وغیرہ سے مشہور کیا اور
 کہتے ہیں کہ سب اہل قرآن و حدیث پر ہی انہیں اور اسی میں ہے کتاب مجمع الزوائد میں عبد اللہ
 بن عمر روایت ہے کہ اہل انھوں نے تم اللہ کی تحقیق سنا ہے میں نے تمہارے کہ فرماتے

وعتیدہ کا پرستار ہے یا منکر و دشمن حدیث اور حضرت شیخ محمد و صاحب کی یہ
 تحقیقات ثنائیت سے ہے یا فتنائیت سے عجب نہیں کہ یہ حضرات اپنی حفاظت کو
 وعوی میں ہیں سوال کے جواب میں حضرت شیخ محمد و صاحب کی را کہ وہ اپنے
 حقیقین سبب مقلد ہوئیں گے عقل مقصدنا و احادیث بھی جائز نہیں جانتے ہیں (مخبر)
 بلکہ تفصیل کرنے لگیں لہذا صدر صاحب و ناظم صاحب و حقانی صاحب
 وغیرہ کے الزام کے واسطے بعض عبارات فتح المپیس میں اور اسکے پیغمبر
 کا خلاصہ مقام پر لکھا جاتا ہے فتح المپیس میں متعلق سبب حدیث نبویہ اور
 الاظم فائدہ من شد مذنی المنار کے لکھا ہے جو لوگ اپنا نام حدیث پر چلنے لگے
 رکھتے ہیں اور اپنے منہ سے آپ میاں سٹھو بیٹھتے ہیں اور محققین اور محدثین کو
 خلاف پر عمل کرنے والا سمجھتے ہیں ایسے لوگ بیشک سواد عظم سے خارج ہیں گو
 اپنی زبان سے کچھ کہے جائیں پس معلوم ہوا کہ جمہور کا طریقہ ہمیشہ سے تقلید چلا آتا
 اور ہزار اعانت و قطب و ابدال پر ہند سب کو مقلد ہیں حضرات ظاہری نے تو وہ
 نئے نئے رنگ دکھائے جسکی سواد عظم میں کہیں بوباس بھی نہیں پائی جاتی بیشک
 ایسے لوگ خارج از جماع ہیں الخ اوزاد میں یہ خدا جانے یہ لوگ کس خواب خرگوش
 میں ہیں اور شیطان نے انکے کان میں کیا چھوڑ دیا ہے اور تیرا تو اس مسلک کے
 عظم کان سے ہو بغیر اسکے کہ جب تک منہ اربعہ کو دو چار باتیں لعن لعن کی نہ سنا دیں حال
 بالحدیث نہیں کہلاتے غرض جو سب میں زیادہ طعان و لعان ہے وہ بڑا بکا مسلمان
 ہے ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ اس مسلک صلاات پر اپنے یقین پر وہایت کیونکر جانور
 میں الخ ملخصا۔ اور اس میں ہے خچک ٹھیک حدیث پر چلنے والے تو مقلد بن آتے
 دین میں اور یہ لوگ فرقہ ظاہری مخالف حدیث اور پابند ہوا ہوس میں انکے قول اور
 فعل سے ایسا بھاگنا چاہیے کہ جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے چھوٹی باتوں سے

ہیں انا بعد میں نے اس کتاب فتح المبیین رو ظفر المبیین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہے اور خوب
 ہی جواب باصواب ہے اگرچہ مولف ظفر المبیین مشہور نامی غیر مقلدین یعنی محی الدین کتب فروش
 ولہ ہری چند جاٹ جو چند روز سے مشرت باسلام ہوا ہے اور جسکو سوامی اردو کتابیں کچھ
 کے کچھ لیاقت نہیں بخیرہ سبب حنفی سے ماہر نہ اول کے دلائل سے واقف اور پھر احادیث
 میں اپنی عادت قدیمانہ کے موافق دغا بازی و حیلہ سازی بلکہ محض بے ایمانی و اعتراض
 جمانے کو آند ہی قابل جواب و لائق خطاب نہ تھا مگر حکم آنکہ سے جو باسقلہ کوئی بلطف و خوشی
 فروں گردوش کبر و گردنگشی۔ اس کتاب میں اوسکی حزب ہی خبر لی اور ظفر مبیین کے خرافات
 کی بخوبی تردید کر دی ورنہ اوہ ہر اگر ایسا جواب باصواب نہ پاسے تو یہ جاہل اتراسے اور
 اگلی کو چہ نہیں بغلیں بجائے اللہ اللہ حضرت امام اعظم کو جنگی ائمہ حدیث مع فرماتے ہیں یہ فرقہ
 جسوثر ہون صدی میں سینک نکال رہیں اور جنگ کا طریقہ ٹیوٹو نہیں سٹار کھیلنے کا ہے یعنی عملی ہون
 کے پر ایہ میں آزادانہ خواہش انسانانی کو کام میں لانا پانچون ہزاروں کو بلا عذر ایک ہی
 وقت میں بڑھ لینا کبھی ختم نبوت کا انکار کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدعتی کھنا اکل شحم خنزیر کو
 طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوب کرنا انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا منکر ہونا دھیر
 دلک من القباہ التی لا یحین ذکرانی ہذا المقام ہر اکھیں اور ائمہ کرام کو اور اولیاء کے اتباع کو
 تارک احادیث و قرآن قرار دیوں اور اپنی اس ہوا می اجمادی کو عمل بالحدیث بتا دیں چہ خوب
 کیونکہ مخبر صادق بنی عدیلہ السلام نے اس گروہ کی ایک حدیث پیشتر خبر دی تھی حدیث سے روایت
 ہو کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف نہ پڑے گا ایک قوم ہوگی کما دینی
 باتیں اچھی اور کام برے ہونگے قرآن پڑھینگے لیکن ہاروں کے حلق سے نیچے نہ اترے گا
 یہاں تک فرمایا قرآن کی طرف بلا تینگے اور کسی بات میں میرے ہونگے انہم ملخصاً ائمہ
 کو بھی حقانی صاحب مذوی ہو کر فرماتے ہیں ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں
 سنی متبعہ پھر سنیو نہیں مقلد و غیر مقلد انہم غیر مقلدین جو قبول حقانی صاحب ختم نبوت ہر کلام

تحریر قریب قیامت کو آخری مادہ میں نکلنے کو حال اور قریب زمانہ و حال کے ایک جھوٹا فرقہ نہیں
 آدمیوں یا زاید کا ظاہر ہو گا سو عرض کیا ہم پر رسول اللہ کیا علامتیں ہیں اس فرقہ کذاب کیا
 فرمایا کہ لا دینکے یعنی سکھا دینکے تم کو نبیاً طریقیہ کہ تم اس طریق پر نہیں گوارا دے کو سنت کہ ہم کو گوارا
 دے ہو گا دینکے تاکہ بدلہ میں اس کے سبب سے تمہاری سنت اور دین اسلام کو پس جب دیکھو تم اس
 قوم کذاب کو تو دور رہو اول سے اور ان کو دین کا دشمن جانو اول سے عداوت رکھو پس
 اس حدیث سے لازم ہو گا حال صاف صاف ظاہر ہے کہ نبی نبی بابتین دین میں نکالے
 ہیں اور سنت کا نام لیکر قتل دین کو بھجکاتے ہیں اور آپ اچھدیث منتر ہیں فقہ کو دھکے سلا عقل کا
 بتاتے ہیں اور فقہ کو سخت ست بابتین سناتے ہیں اور طرہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک و
 بدعت کہتے ہیں اور خود شوکانی زیدی مینی محمد بن عبدالوہاب بخدی ابن تیمیہ ابن جبریم
 داؤد ظاہری کی تقلید کرتے ہیں ائمہ اور اسی میں ہے ان غیر مقلدوں کے اکثر مسائل
 و عقائد اہلسنت و جماعت کے بالکل مخالف ہیں بعض مسائل منکرہ و احکام مبتدعہ اولیٰ کے
 موجب کفر اور بعض مطلق نماز اور بعض موجب فح و ابتداء ہیں کہ تفصیل اس کی موجب طے ہو
 نظر بیان ہم یہاں صرف فتوای جامع الشواہد کو حسب وعدہ سابقہ درج کرتے ہیں ائمہ۔
 اور اس فتاویٰ میں سب غلطیوں نے فرمایا ہے ہذا لطائف الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی
 المذاہب الاربعۃ و المجتہدین و المالکیون و الشافعیون و الحنبلیون و من کان خارجاً عن
 ہذا المذاہب الاربعۃ فی ہذا الزمان فهو من اہل البدعت و النار الخ اگرچہ فتح البین
 بہت علماء کرام کی تصدیقات ہیں مین حسن درندوہ و تاملیم تندوہ و دیگر ارکین
 سندہ بھی شامل ہیں مگر مفہام پر طائفہ تندوہ کے الزام کے واسطے ایک عبارت
 باختصار لکھی جاتی ہے طائفہ تندوہ کے وہی لائق فائق و اعظم حقانی فرماؤ

ترجمہ یگر وہ نجات پائیو الا آج چار مذہبوں میں مجمع ہو اور وہ متقی ہیں اور مالکی اور شافعی اور حنبلی

جو ان چار مذہبوں سے خارج ہو ہر وقت میں خود اہل بدعت اور دوزخی ہو۔ ۱۲

تھا کہ سب کا شیعہ ہونا چاہتا تھا۔ مگر وہ اگر خدائی ہوتا تو اسکو لازم تھا کہ سب کا خارجی ہو جاتا۔
 مگر وہ اگر سنی ہوتا یعنی مذہب اہلسنت کی حیثیت کا اسکو لعین ہوتا اور مخالفین اہلسنت و جماعت کے
 گمراہ جانتا تو اسکو ضرور ہوتا کہ سب کا سنی ہونا چاہتا اور ایمین کو شش کرنا کہ بندگان خدا کو
 نصیب ہیں ہوتا وہ ضلالت سے بچ جاتے اگرچہ عیناً فیض من بشار و عیدی من بشار کے
 بندہ کو ہر جگہ پوری کامیابی حاصل ہوتی تب بھی الاحوال اسکی کوشش کا اجر و ثواب ملتا کہ بندہ
 حکام شرعیہ ظاہر کا اتباع فرض ہے حکم غیبیہ تقدیر میں اسکو کچھ دخل نہیں ہے اور باوجود کامیابی
 نہونی کے دیگر فرق مخالفین عقائد اہلسنت کو گمراہ و بد مذہب دھاری و باطل ہونے کا اعتقاد ہو
 روایات صحیحہ کثیرہ کلام فی البیان الا واحدہ وغیرہ کے لازم تھا کہ اس حدیث سے مقصود بیان
 حقیقت و بطلان عقائد کا ہے شاہ محمد الغزالی صاحب کفر قناوی میں ہے در حدیث

ہیں حدیث و روایات صحیحہ این عبارت وارد شدہ کہ افرقت الیہود علی احدی و سبعین فرقہ
 و افرقت النصارى علی ثلثین و سبعین فرقہ و مستغرق امتی علی ثلثہ و سبعین فرقہ و ظاہر است
 در جماعہ ادا افرق جمیعت عقائد است کہ در انہا افرق واقع شدہ واضح

وضوح ہو کہ سرطانیہ تجربہ نے اپنی بعض تحریرات میں بر خلاف روایات احادیث
 صحیحہ کے جملہ فرق کے چٹکان ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ادوں کے مقلدین متبعین
 اس سے بھی ترقی کر کے ائمہ دین پر افراتے ہیں مولوی شبلی بہاؤ الدین صاحب
 میں حضرت امام علیؑ کی بیعت پر شک منسوب کر دیا کہ آپ اس قسم کی حدیثوں کا شہرہ فرعون
 میں سے ایک فرقہ جنبتی سے باقی دوزخی اعتبار نہیں کرتے تھے۔ اب اس طائفہ مذہب
 کو لائق قاتل و اعطی کا کلام بطور الزام نقل کرتے ہیں عقائد الاسلام میں اعطی
 حنفی صاحب کتب میں امام احمد ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں بہتر فرقے ہوں گے جسے وہ سب کو سب دور سے ہو
 مگر ایک فرقہ نہ ہو گا۔ صحابہ فرعون کیا کہ یا رسول اللہ وہ کو شا فرقت ہے فرمایا جو میرے

کرتے ہیں اور نماز تراویح کو بدعت ضلالت اور حضرت عمر کو بدعت ٹھہراتے ہیں وجود ملائکہ
 و جنت و نار کا انکار کرتے ہیں الی غیر ذلک من عقاید کفرانہ و کفرانہ داخل اہل سنت نہیں
 ہو سکتے ہیں ابھی حقیقت ہوتی کہ مذہب کی محبت میں نبی تحقیق کو بھی مردود ٹھہرایا جاتا ہے۔
 قائدہ بعض ناظم ہمال کے دھوکا دینے کے لیے سلف کو قہنہ دیگر علماء کا جو مسئلہ
 ائمہ اربعہ نہ تھے موجود ہونا پیش کر دیتے ہیں اور اس وقت کو غیر مقلدین کو بھی اون پر قیاس
 کر کے داخل اہل سنت ٹھہراتے ہیں اس دوسرے کا دفع یہ ہے کہ مذہب کے لائق
 فائق عظیم خانی اپنے عقائد الاسلام میں متعلق تقلید ائمہ اربعہ کے سمجھتے ہیں
 اگر سر شخص مسائل میں اپنی رائے کو دخل دیا کرے تو ایک شرعاً عظیم دین میں واقع ہوجا
 صحابہ کرام حضرت سر پوچھ لیا کر کے تھے اور تابعین صحابہ سے دریافت کر لیا کرتے تھے پھر
 بعد میں جب ائمہ نے واقعات پیش آئے اور قرون ثلثہ ہو چکے اور فقہ و فساد دین میں سرد
 ہوا تب ان بزرگان دین نے قرآن و حدیث میں تتبع کر کے فقہ کو مرتب کیا اور مسائل
 جزئیہ کو اپنے موقع پر یکھد یا سوا دس مانہ سے آج تک تمام امت مسائل جزئیہ میں انہیں چارویں
 تقلید ہے پس اب جو کوئی نئی راہ نکالے تو وہ سواد اعظم کو چھوڑتا ہے اور جماعت سے جدا
 ہوتا ہے اور جماعت سے جدا ہونے والے کو حضرت فرما رہے ہیں فرمایا الخ۔ پس کسی کو یہی گرا
 جہنمی اب داخل اہل سنت قرار دے جاتے ہیں۔

قولہ محدث یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ مختلف مذہب کو اسلام خون کو ایک مذہب کر دے
 مذہب ذرا اہل حدیث کو خفی نہانا چاہتا ہے نہ خفی کو اہل حدیث اگر وہ چاہے بھی تو اس کو بھی نہیں
 ہو نہیں سکتی جیسا کہ ابھی میرے لائق فائق عظیم مولوی عبدالحی خانی دہلوی نے بھی
 بیان فرمایا ہے الخ بقول ان بیان سے ثابت ہوا کہ مذہب لا مذہب ہے اور یہ جلیلہ عقیدہ
 علیہ ضرورہ اگر مذہب سے ملے ہوئے اور مطابق اصول شیعہ کے مخالفین مذہب شیعہ کو گمراہ
 جانتا اور مکافض مغربی عقائد عقلاً و نقلاً اپنے اصول کے مطابق اس کو لازم اور ضروری

طاقت نہیں رکھتے ہیں انکو علیحدہ رہنے کی فرق باطلہ سے موافق ارشادات سلف و نصیحتیں
توفوس امیرزادوں کے (جبکہ مذاق آزادی پسند اور مشرب پنجا صلیح کل اور
جمل مذہب اور پنکا ہوا انسانی جو گوشرم خاندانی سے آپکو سنی کہنے پر مجبور ہیں) آپ حضرات علیہ
مددہ کی کس طرح سحر ہوئے ہیں آپ صاحبو کی مصلحت وقت کا تقاضا یہی ہے کہ اولاً ہر ایک
مذہب کے قایم رہنے کا حکم دیا جاوے اور ہر فرقہ کو موافق اسکا سمجھ کے حق پر چھڑ کر جواب کا مستحق
بتایا جاوے اور کسی فرقہ کو جو بھگت ضروریات دین خود ناظم طائفہ مذہب کی
اکابر تحقیق کی تحقیقات کر دے اس مذہب والا قطعاً کافر بھی ہو اور اسکو گمراہ بھی نہ سمجھا جاوے
اور ہی کا نام دیانت رکھا جائے اور نایاب اسی بنا پر حکم آزادی اور سب کر کے چلے رہے ہیں
نام فرض اسلام پھر ایسا جاوے اور کسی فرقہ سے بھی بعض کو خلاف اسلام کہا جائے پھر تو ایسے
امیرزادوں کے آزاد توفوس مذہب کی صورت پر فریفتہ ہو کر بغیر کسی قید و شرط کے طائفہ مذہب کی
ادامہ بحال آزادی کرینگے اور اندنی کے ابواب بخوبی واضح و کشادہ ہونگے دس لاکھ حسی
ہوس طائفہ مذہب کو ہے اسکا کیا ذکر پھر دس کروڑ بھی تھوڑے ہیں کہ آزاد بین ہر طرح
آسانی ہے شکل تو ظاہر حسب ہی تھی جو اب و عقاب یا لزوم محبت و شہاد و بعض و عناد
بین عقیدہ نہایت و جماعت کی قید قایم رکھی جاتی اور فرق باطلہ کو گمراہ یا کافر جانکر علماء و ادب کی نزدیکی
لازم جانتے اور عوام کے حتمین اُن سے میل جولی صحبت و مودت رکھنے کو سہم قائل گردانتے جیسا کہ
سلف صالحین کے عہد سے اکابر دین کا معمول چلا آتا ہے حضرت شیخ محمد و صاحب کتاب
ہیں فرماتے ہیں یقیناً تصور فرمائید کہ فساد صحبت و مودت زیادہ از صحبت کا رست و بدترین مصلحت
مبتدعان جماعت اند کہ باصحاب پیغمبر علیہ السلام و اسلام بغض و اعدائے اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید خود
ایشان را کفار می نامد یعنی ظاہر کفار قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ مسمومہ اگر ایشان
مطعون باشند در قرآن و شریعت طعن لازم می آید قرآن جمع حضرت عثمان صحت علیہ السلام
اگر عثمان مطعون است قرآن ہم مطعون است اعادنا اللہ سجادہ ما یقصدہ الزنا و قتلہ الرحمہ و رسالہ

طریق اور میرے اصحاب کو طریق پر ہوگا اسکے مطابق ہوا کہ خلفاء راشدین کے بعد امت
میں باعتبار عقائد کے اختلاف فروع ہو اضررت اور حضرت کو اصحاب و ملتیت کا جو فرقہ چلا آتا
اور میں بعض بعض نے کچی اور شرارت کر کے چند لوگوں کو جھکا جھلا کر اپنے ساتھ کر لیا۔ اور
بعض بعض امور میں چھوڑنے سے مخالف ہو گئے اور ان کے گردہ کا ایک جدا نام قرار پایا یہاں تک
کہ بہتر تک نوبت ہو چکی اور میں سے وہ جدا ہو کر الگ ہوئے تھے وہ گردہ عظیم ملتیت و
صحابہ کے طریق اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو تھا تہتر دان فرق ہے اور اس کا نام
فرقہ ناجیہ ہے اور مذہب اہلسنت کا فرق ہے اس طرح و کتب متعدد اہلسنت میں حضرت امام اعظم
رودا ابطال فرق اہل ضلال کا بخوبی منقول ہے بلکہ خود حضرت امام عظیم صاحب کی کتاب
فقہ اکبر میں جو ایسی تصنیف ہو (جیسا کہ امام فخر الاسلام وغیرہ نے تحقیق فرمایا ہے۔
قدریہ و معتزلہ کا رد موجود ہے۔ اور مولوی شبلی وغیرہ نے جو شرح تحقیق کی تحکیم
کے واسطے فقہ اکبر کی تصنیف امام عظیم ہوئے کو باطل سمجھا ہے اور اس کا مختصر جواب یہ ہو
کہ مذہب کے لائق فائق واعظ و عارف تعالیٰ اپنی تحقیق سے جو عقائد الاسلام میں فرماتے ہیں

فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں فاذا قرأنا فی القرآن من ذکر اللہ والیوم والنفس والجن فہو صفا
ولا یقال ان بدہ قدرہ و ثمرہ لان فیہ ابطال الصفۃ و ہو قول اہل قدر والا عن الائم۔

قولہ بلکہ مذہب وہی چاہتا ہے کہ ہر فرقہ کے مسلمان اپنے اپنے مذہب پر دیانہ قائم رہو کہ
ساتھ ملے جاؤ ہر بن بن مذہب جیسے ایک نہیں سو ہوں۔ اجماع قول بیشک اگر مذہب
چاہتا کہ ہندوگان خدا کو فاضل مذہب اہلسنت کی ہدایت کیجاوے اور مخالفین اہلسنت کی
گمراہی ظاہر ہو کہ وہ جیسا ہے کہ علم آدمی جو نیچرہ دیو یا یہ دور و محض کے لیے جلے رہنے
رہو کے باعث و ہو کہ میں پڑے چلو جاتے ہیں اور صحابہ کرام و سلف صالحین کی طریقت
ملکہ خود قرآن مجید کی طریقت اور ان کے دلو میں سور عقائد پیدا ہوتا جاتا ہے نجات پاؤں اور اللہ کی
دیگر عقائد کا حال ظاہر ہے۔ اور جو جہلیم محض و سادس فرق باطلہ کی جوابدہی کی

حقانی کو بھی بائبل لال آیت وحدیث کے مردود ہونا عقیدہ وحکم طائفہ ندویہ کا بخوبی
 ثابت ہو ان اگر ائب عقائد اسلام کے بھی برخلاف کوئی مصلحت سوچی گئی ہے اور
 مقتضائی کل جدید لذیذ کے تھقی عقائد اسلام سے بھی آروسی اور اون کے پیشوا
 حقانی صاحب کو مخالف ہو تو اس زمانہ میں اس سو فیصد ثابت کا اہمیت
 پاس کچھ علاج نہیں ہے اور اگر محققین طائفہ ندویہ بخیال حقیقت نفس الامر یہ حقانی صاحب
 کے اونکے قول کو بے حقیقت جانیں تو خود ناظم صاحب کی تحقیق شریف کو دیکھیں
 کہ فتاویٰ عدم جواز نکاح سینہ و شیعہ مطبوعہ مطبع نظامی واقع کانپور میں فرماتے ہیں جو شیعہ
 صرف سب بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کرتے ہیں اور منہ بھی سینہ کا نکاح نہ چاہی
 کیونکہ علاوہ اسکے کہ بعض علماء نے نہیں بغیر بیہم الکفار کا مصداق قرار دیا جو اور باہمی
 اتفاق اور اختلاف کا قومی جمال ہے جو وضع عقد نکاح کے بالکل مخالف ہو آئیہ ولاتر کذا
 الی الذین ظنوا انکم النار کا بھی یہی مقتضایہ اس لئے کہ آیت مذکورہ میں ظالمون کے مل
 جوں کرنے کو منع کیا ہے اور شیعہ تبرائی جب کہ اون مقبولان بارگاہ الہی کو برا کھوتے
 ہیں جنکی مع آیات صریحہ اور روایات صحیحہ میں آتی ہے قواون کے ظالمون نہیں
 کیا شک ہے جو اللہ اعلم بکتابہ العبد الفقیر الی رحمۃ اللہ علیہ محمد علی حسنہ
 اور کتاب شرح ابی بکر بن جبر صدر صاحب و ناظم صاحب کی تصدیق و تصحیح و ترمیم
 نسبت غیر مقدسین کے کچھ ہے انکے قول و فعل سے ایسا بھاگنا چاہیے کہ بے کوئی
 دشمن سے بھاگتا ہے انہم اور جامع اشواہد میں کہ اوپر بھی منظر ناظم صاحب حقانی
 صاحب وغیرہ کی نسبت غیر قلم و کئی مخالفت و مجالست کا بشرعاً ممنوع ہونے کا حکم
 دیاسچا کہ معلوم نہیں کہ ان حضرات کو نسخ احکام شریعت کا منصب کس طرح حاصل ہو گیا
 کہ یہ وہ شخص جو لا اکراد اللہ و رسول کو ماننا ہے اور سلام سے راضی ہے وہ بشارت
 یہ مسلمان بھائی ہے کسی اشد الخ قول حضرات ان آپ کے اصول ندویہ کا

رد ورفض میں فرماتے ہیں۔ این حقیر بر چند در مجالس و معارف مشافہتہ بمقدرات معارف
 و مقولہ ردائنا سیکر و دیگر غایبہائی ایشان اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حق
 نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ و السلام کہ فرمودہ اند اذ انظرت لعنتن و سب اصحابی فلینظر العالم علمہ
 و من لم یفعل فکک فلیلعنہ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ صرغاً و لا عدلاً بائقہ ردائنا
 کفایت نکرد و شورش سیدیز کہینہ تشفی نیافت و بخاطر قاتر قرار یافت کہ اظہار فساد ایشان از ما
 کہ در قید کتابت شد و آید در خبر تحریر نہ سد فائدہ تام و نقص نہ بخشد الخ اور آخر میں فرمایا ہے چون
 اصحاب را بہ بدی یاد میکنند و بہ سب ایشان عداوت نمایند علماء اسلام را واجب و لازم
 کہ ردائنا نمایند و فساد ایشان را کلام سازند الخ اور یہاں ہی حضرت شاہ عبدالحق صاحب
 نے اپنے رسائل و فتاویٰ میں تحقیق فرمایا ہے جو معروف و مشہور ہیں۔ اگر طائفہ مذکورہ
 یہ خیال ہے کہ حضرت امام ربانی جناب شیخ محمد واقف ثانی و دیگر سابقین مصلحت زمانہ
 حال سے ناواقف تھے و ایسے حکام شرعیہ نہ تھے۔ تو اس مصلحت زمانہ کا جواب یہ ہے
 کہ طائفہ مذکورہ کے لائق قاتق و عطا خانی جو ہر طرح زمانی مصلحت وانی میں لائق
 ہیں اپنے رسالہ عقائد الاسلام میں موافق بیان حضرت شیخ مجدد صاحب کو لکھتے ہیں
 چنانچہ اس رسالہ میں مغلین بغیر بغیظ بہم الکفار کے لکھا ہے بغیظ بہم الکفار یہ اوصاف اولی
 اسلئے عطا کتے ہیں تاکہ کفار اوں سے عصبہ کریں اور جلیں بیان سے ثابت ہو کہ جو شخص
 اصحاب رسول اللہ سے بغیظ و عصبہ رکھے وہ کافر ہے الخ۔ اور اوس میں لکھا ہو معجم ترمذی میں
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اللہ فی صحابی لا یخونہم فرمائیں بعد ہی میں
 اہم فوجی اہم و من بغضہم فبغضہم و من اذہم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ اللہ شیخ
 میرے اصحاب کو بڑا لکھتے ہیں اللہ سے دُرومیرے بعد ان کو نشانہ بنانا جو اوں سے
 محبت رکھے گا پس اپنی محبت میں اونی محبت رکھو لگنا۔ اور جو اوں سے بغض رکھو
 پس اوں کے بغض سے میں اوس سے بغض رکھوں لگنا۔ پس بموجب عقائد الاسلام

اخر قول رباب ندو کو بہت دیر کے بعد صحابہ کرام اور سلف صالحین کی یاد آئی۔
 مگر خدا پرستوں کے کہ نہیں اپنے خیالات کی مخالفت سے اور ان کے بھی مخالفت ہونے کا التزام
 نہ کر لیں۔ حضرات آپکو خیر نہیں کہ صحابہ کرام و سلف صالحین کے زمانہ کا بھی یہ حال تھا کہ محبت علیہ السلام
 اسلام کو کافر کہتے تھے اور وہ حضرات کرام بھی حکم حکم خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 او کو کافر یا گمراہ مانتے تھے۔ کیا خوارج کا حال کسی پر بھی ہو لیکن اسے قیامت غضیب
 اندہ ہر کمال ندوہ معیست ہو کر خوارج کو گمراہ و فاسق بھی نہیں سمجھتے۔ انوس
 انوس انوس

قولہ حضرات یہ اور بات ہو کہ کسی خاص مسئلہ جزیہ میں پریشان کر لیا جاوے کہ میں غائب
 حق پر ہوں اور وہ سزا بر سر غلط اگر یہاں تک ہوتا تو نقصان نہ تھا سنا یہ ہے کہ ان حضرات
 مسائل میں اپنی تحقیقات سے دوسروں کی تحقیقات کو کم رتبہ سمجھ کر ائمہ اقول حضرات عقائد
 مسائل جزیہ مثل قرآن مجید سے غیر محرف و غیر ناقص ہونے میں سب سے پرہیز
 اتفاق و واجب و لازم ہے کہ بیشک میں یقیناً قطعاً ہر طرح حق پر ہوں اور منکر عقائد
 جزیہ کا قطعاً و یقیناً گمراہ اور دشمن خدا و رسول ہے۔ علی ہذا القیاس میں مل ندوہ
 کی شامت ملاحظہ ہو کہ نہایت کرمی ہو کر اپنے مذہب کو حق و قطعی ہونے کا عقائد پیش
 رکھتے شباہ و درجہ میں تصریح ہے اور مسلمانوں کو عقائد و عقائد
 خود ساختہ قلنا وہ بالحق میں علیہ الباطل علیہ خصوصاً ائمہ اور فقہ کے مسائل جزیہ
 میں بھی جتنی مجمع علیہ ہیں اور میں بھی ضرور یقین کر لینا چاہیے کہ ہمارے اس
 اہانت کی تحقیقات علم و وجہ کی ہے اور دوسرے کی تحقیقات بیشک کم رتبہ
 اور غلط و باطل ہے۔

قولہ کیونکہ مرتضیٰ ابنی سمجھ پر تکلف ہوا ائمہ اقول اگر ہر شخص اپنی سمجھ پر تکلف
 ہوتا تو خدا تعالیٰ آیت کریمہ فاسئلواہل الذکر ان کنتم لا تعلمون الا یہذا اور آپ کریم

مقتضای یہ ہے کہ جو شخص حضرت مولیٰ علی اور جناب سیدہ النساء طحہ زہرا و
 جناب مبطلین کریمین علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ کے سب و دشنام کو حلال جانے یا حضرات
 شیخین مظلومین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب صدیقہ کبریٰ کی تکفیر و سب و دشنام کو حلال جانے
 یا کہ قرآن مجید کو حضرت عثمان وغیرہ نے تبدیل کر کے نافض کر دیا ہے یا تحمیر و تخریج کا
 سنگ رہو یا حصول حق بجانب کا بعض اشخاص میں قابل ہوا اور بلا اگر اچھتا ہو کہ میں اللہ اور
 رسول کو ماننا ہوں اور اسلام سے راضی ہوں اور میری بھرمیں یہی عقائد و محبت رضامندی
 خدا و رسول سے تو ایسا شخص طائفہ ندویہ کا دلی بھائی ہے یہ واسطے بڑی محبت اور خوشی سے
 لفظ کسی بات پر نیکو کلام بنایا گیا ہے۔

قولہ ایمان جو اللہ و رسول سے جہانگیر زیادہ محبت اور زیادہ محوری رکھے وہ اللہ کے نزدیک
 زیادہ مرتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہوا اگر کہ عند اللہ تقا کم الخ۔ **اقول** اگر
 اربابِ مذہب وہ کہ تقویٰ کے معنی معلوم ہوتے تو یہ بھی کلمہ شنیع نہ بان پر نہ لگاتے
 کہ کوئی مذہب والا مسلمان ہو ہو اسطے کہ اہلسنت کے نزدیک سوائے مذہب اہلسنت کے
 ہر مذہب والا یا کافر ہے یا بتدیع پھر کافر تو کیا ذکر بتدیع بھی متنی نہیں ہو سکتا ہے اتنی ہونا تو
 دوسری بات ہو غنیت **تسلیمی** میں ہے بالتدیع فاسق من حيث الاعتقاد و ہواشد من
 الفسق من حيث العمل الخ۔ حضرت شیخ محمد و صاحب مہربان میں فرماتے ہیں آدمی را
 از تصحیح اعتقاد بموجب آرائی فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کہ سواد اعظم و جمہ غیض از عیار و بنود و افلاح و بجات
 اجزوی تصور شود و بحث اعتقاد کہ مخالف معقادات اہلسنت است سم قابل است کہ بہت ابدی و غائب
 سرمدی میرزا مذہب و مسالمت و عمل امید مغفرت و اردا امام اہلسنت عنہادی گنجائش مغفرت
 ندارد و الخ **قولہ** خدا کے پیسے مجھے کوئی بندہ خدا کا بتاے کہ صحابہ کرام و سلف صحابہ کے
 مسلمانوں کی طرح ہیں مانہ میں کوئی ایسا مسلمان ہے (الی قولہ) کہ جب وہ اپنے کو ایک مسلمان شخص سمجھتا
 دوسرے تمام مسلمان بھی الاقل اپنا جیسا مسلمان سمجھیں گے۔ قیامت یہاں تو یہ اندہ میرزا

اقول رباب ندو کو بہت دیر کے بعد صحابہ کرام اور سلف صالحین کی یاد آئی۔
 مگر خدا پرستوں کے کہ نہیں اپنے خیالات کی مخالفت سے ان کے بھی مخالف ہونے کا الزام
 نہ کر لیں۔ حضرات انکو خیر نہیں کہ صحابہ کرام و سلف صالحین کے زمانہ کا بھی یہ حال تھا کہ حضرت عثمان
 اسلام کو کافر کہتے تھے اور وہ حضرات کرام بھی حکم حکم خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 او کو کافر یا گمراہ مانتے تھے۔ کیا خوارج کا حال کسی پر بخفی ہو لیکن ہائے قیامت غضب
 اندہ ہیرا مل ندوہ مدعی نبیت ہو کر خوارج کو گمراہ و فاسق بھی نہیں سمجھتے۔ انوس
 انوس فوسن

قولہ حضرات یہ اور بات ہو کہ کسی خاص سلسلہ جزیہ میں بیچیاں کر لیا جاوے کہ میں غائب
 حق پر ہوں اور دوسرا برسر غلط اگر یہاں تک جوتاو نقصان نہ سحاشات یہ ہے کہ ان حروف
 مسائل میں اپنی تحقیقات سے دوسروں کی تحقیقات کو کم رتبہ سمجھ کر **اقول** حضرات عقائد
 مسائل جزیہ مثل قرآن مجید کے غیر محرف و غیر ناقض ہونے میں ہر سنی پر یہ
 اتفاق واجب و لازم ہے کہ بدشاک میں یقیناً و قطعاً ہر طرح حق پر ہوں اور منکر عقائد
 جزیہ کا قطعاً و یقیناً گمراہ اور دشمن خدا و رسول ہے۔ و علیٰ ہذا القیاس میں مل ندوہ
 کی شامت ملاحظہ ہو کہ نبیت کریم ہی ہو کر اپنے مذہب کو حق و قطعی ہونے کا عقائد و ہتھیار
 رکھتے **شہادہ و درجہ** میں نہیں ہے اذ اسلما عن محمد و محمد
 خدمت افلا ندوہ با حق بن علیہ و ابی ہلال علیہ رضوان اللہ علیہما و انہما کے مسائل جزیہ
 میں بھی جو تعلق و جمع علیہ ہیں ان میں بھی ضرور یقین کر لینا چاہیے کہ ہمارے اس
 اہلسنت کی تحقیقات اعلیٰ درجہ کی ہے اور دوسرے کی تحقیقات بدشاک کم رتبہ
 اور غلط و باطل ہے۔

قولہ کیونکہ ہر شخص اپنی سمجھ پر تکلف ہوا **اقول** اگر ہر شخص اپنی سمجھ پر تکلف
 ہوتا تو خدا بجا لے آیت کریمہ فاستوال الذکر ان کنتم لا تعلمون الا یہ اور آچ کر یہ

مقتضای ہی ہے کہ جو شخص حضرت مولیٰ علی اور جناب سیدہ النساؓ کا حکمہ زہرا د
جناب سبطین کریمین علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ کے سب و دشنام کو حلال جانے یا حضرت
شیخین مظلومین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب صدر تقیہ کبریٰ کی تکفیر و سب و دشنام کو حلال جانے
یا کہ قرآن مجید کو حضرت عثمان و غیرہ نے تبدیل کر کے ناقص کر دیا ہے یا حتم نبوت کا
منکر ہو یا حلول حق سبحانہ کا بعض اشخاص میں قائل ہوا اور بلا کر ادا کرتا ہو کہ میں اللہ اور
رسول کو ماننا ہوں اور اسلام سے راضی ہوں اور میری سمجھ میں ہی عقائد موجب رضامندی
خدا و رسول ہے تو ایسا شخص طائفہ ندویہ کا دلی بھائی ہے ایسا سطر بڑی محبت اور خوشی سے
لفظ کسی بات پر نگیدہ کلام بنایا گیا ہے۔

قولہ ایمن جو اللہ و رسول سے جہان تک زیادہ محبت اور زیادہ تعوی رکھے وہ اللہ کے نزدیک
زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہوا اگر کم عند اللہ تھا کم الخ۔ اقول اگر
ارباب ارنند وہ کو حقوے کے معنی معلوم ہوتے تو یہ کبھی کبھہ شیعہ کو بان پر مولا لائے
کہ کوئی مذہب والا مسلمان ہو ہو سکتا ہے کہ اہلسنت کے نزدیک سوائے مذہب اہلسنت کے
ہر مذہب والا یا کافر سے یا بدیع پیر کا فرقہ تو کیا ذکر بدیع بھی متعنی نہیں ہو سکتا ہے متعنی ہونا تو
دوسری بات جو غنیت استنبطی میں ہے البدیع فاسق من حیث الاعتقاد و ہوا شد من
افسق من حیث العمل الخ۔ حضرت شیخ محمد و صاحب منویات میں فرماتے ہیں آدمی را
از صبیح اعتقاد بموجب آرائی فرقہ ناجیدہ اہلسنت و جماعت کہ سواد اعظم و جمعیہ فرامہ چارہ ہند و مطلق و بیجا
احر و بی تصور شود و حیث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہلسنت است ہم قائل است کہ ہوت ادبی و عتاب
سرمدی میرزا اندامہ انت و مسالمت در عمل امید مغفرت دارد اما مذہب اعتقادی بخلافش مغفرت
ندارد و الخ قولہ خدا کے لیے مجھے کوئی بندہ خدا کا بتائے کہ صحابہ کرام و سلف صحابہ کے
مسلمانوں کی طرح اسے نہ ہوں کوئی ایسا مسلمان ہے الی قولہ کہ جب وہ اپنے کو ایک مسلمان شخص سمجھتا
ہو دوسرے تمام مسلمان بھی الا قتل اپنا جیسا مسلمان سمجھیں اسے قیامت پران تو یہ اندام میرزا

اوس اختلاف میں خدا و رسول کی اطاعت سمجھ رہی ہیں وہ خدا یا تعالیٰ کی طرف سے بہر جب اس کے
 حیب کی خبر کے ضرور مستحق قرار ہو چکے ہیں اور گمراہ و بیدین ہیں۔
 قولہ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کر کے بہت اچھی طرح سے سمجھ جائے
 ہیں کہ مسلمانوں کے سیکڑوں فرقہ بین سے حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون خدا کے
 نزدیک گمراہ کون ہے اور راہ راست پر کون خدا کس سے راضی ہے اور کس سے ناراض
 حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کہ بیش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب میں کس قدر اختلافات
 ہیں مقدمات ضلع سے ڈگری و مس ہو تو ملے انیکورٹ اور لندن تک پہنچ جاتی ہیں
 حضرات کے آپ لوگوں سے یہ دریافت کرنا ہے کہ ان مقدمات میں گورنمنٹ کی مطیع رعایا
 کون ہے اور باغی کون ہے توڑی قہر میں جب آپ کو کہے کہ غیب دیکھ بھال لینے تو ضرور
 لیں گے لیکن کہ سب کو گورنمنٹ کی مطیع رعایا میں گورنمنٹ و جمعی انیس سے کیسکو باغی
 قرار نہیں دیا ہے گورنمنٹ سب کو اپنا مطیع خیال کر کے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے
 اگرچہ ایک فرقہ نے دفعہ قانونی کا مطلب غلط سمجھا یا اپنے مطالب کو دھوکا دینے کے لئے
 غلط دلیل کے کسی دفعہ قانونی کو اپنے مدعا کے موافق دکھایا ہے مگر گورنمنٹ کا قانون کا
 واجب العمل ہونا سب پر ضرور جہاں ہے وہ جہاں بدین اختلافات محض قانونی حدود میں رہتے
 کے سبب گورنمنٹ کی رعایا باغی ہو سکتا نہیں خیال کیا جاتا ہے تو خدا کے بارے میں جو
 بلا اکراہ مسلمان کہنے والے اسلامی قانون کے حدود میں رہتے والے ہیں اس میں بھی جو
 اختلافات سے خدا کے باغی کیوں قرار پاویں گے تو بات یوں بٹھری کہ جہاں اللہ و رسول کو بلا اکراہ
 واجب العمل اور باغی سمجھ میں اللہ و رسول کی اطاعت ہو اور پر فرض جانتا ہے اور مذہبی کام چھ
 بھی وہ کہتا ہے اور میں اللہ و رسول کی اطاعت و خوشنودی کا خیال کرتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے
 کسی اللہ تو ہے گورنمنٹ کی ہوا خواہ و فادار رعایا کو باغی کہنا ایک نہایت ہی سنگین جرم ہے
 اہل بیت جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے خدا بھی اسے سنگین سزا کرے گا کیسی ہوا خواہ و فادار

وینع فی سبیل المؤمنین ذلہ ما تولى وفضلہ جنہم و سارت مصیرہم ہر گز ارشاد نفرمانا اور حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر گز نہ فرماتے استجوا لواء الاعظم من شذ شذ فی النار
کیا جب خوارج کی سمجھ میں حضرت مولیٰ علیؑ کے کرم اللہ وجہہ سبطین مکرین
علیؑ سید ہم وعلیہم السلام کا فرہونا اور ان کے سب و دشنام کا ثواب ہونا آگیا اور ان کو
موافق مرضی خدا کے بھیجے تو وہ اسی گمراہی پر مکلف اور عند اللہ مستحق ثواب و
جنت ہو گا۔ کیا جب روخص کی سمجھ میں حضرات سید خیرین رضی اللہ عنہما کا کا فر ہونا
اور ان کو سب و دشنام کا ثواب ہونا آگیا تو وہ اوسے سمجھ کے مکلف ہو کر اس گمراہی پر
و جنت کی مستحق ہونگے تو ذلہ اللہ من ہذہ الحقیقۃ البخشیۃ الواہبۃ للطائفۃ المدویۃ السو قسطا
حضرت شیخ محمد و صاحب مکتوبات میں لکھتے ہیں انچہ ہر ماوشہ لازم ست
تقصیر عقاید ست بقضای کتاب دست بہرچی کہ علماء بطریق اد کتاب دست ان خطا در
تفسیرہ اند و از آنجا اخذ کردہ چہ چندین ماوشہ از حیز اعتبار ساقط ست اگر موافق اہام
ہیں بند گواران بنا شد زیرا کہ ہر مبتدع و ضلال حکام باطلہ خود را از کتاب دست می
تفسیر و از آنجا اخذ میناید و بحال نہ لایحیی من حق شیتا الہم۔ بلکہ سمجھ سے قطع نظر کر کے
الہام و کشف بھی جو مخالف سواد اعظم ہو وہ بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ مکتوبات
میں ہے مصداق صحت کشف و الہام مطابقت ست باعلوم علماء راہبنت اگر سر
موسیٰ مخالفت ست از دائرہ ثواب بیرون ست ہذا ہو العلم الصیح و الحق الصیح فادابعد
الحق الاضلال الہم۔

قولہ ہر امر میں حقیقۃ بحال خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا الخ اقول عقاید بہت
کی حقیقۃ بحال ہر امر میں بعینہم خدا و رسول و بہ فقہیم صحابہ و سلف صالحین سے بہت
بخوبی جانتے ہیں مثلاً کہم کو یقین ہے کہ حضرات سید خیرین رضی اللہ عنہم
تعالیٰ ہم قطعاً یقیناً سرداران اہل جنت و بہن اور جو فرق باطلہ انحراف بہن کو وہ

کا نہایت ہی جہلک عارضہ پیدا کر دیا۔ **اقول** ہمارے مذہب کو بہت چیزیں
ایسے ہیں کہ فرقہ پرستان اسلام سے جو اسکا مخالف دیکھ رہے وہ بالاجماع کافر و مرتد نہ
اور بہت چیزیں ایسی ہیں کہ مخالف و مخالف بالاجماع گمراہ و ہلاک ہو گئے ہیں مثلاً
پانچواں چیز یہ ہے کہ ہمارے مذہب کو یقیناً غلطی سے پاک ہیں اور خوار و روافض
و شیخ و دیوبند وغیرہم ہمارے مخالف ہیں وہ بیشک گمراہ ہیں انکو جہلک عارضہ قرار
دینا خود بینی و عنایت کھٹا کر ہی ہے باقی رہے چیزیں و فرعیات مسائل فقہیہ کے
انہیں بھی جو مسائل اجماعہ ہیں وہ بھی یقیناً غلطی سے پاک ہیں البتہ مسائل اختلافیہ سلف
اہل سنت میں ہم خود یقین کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔

۱۔ **قرآن مجید** کہ ایک جہانی ہے شہار و یا تھا کہ میں مسلمان ہوا چاہتا ہوں سب
مسلمان متفق ہو کر بتائیں کہ مسلمانوں کے شہر مذہب میں مجھے کوئی نام مذہب حدیث کرنا چاہی
ہیں سب مسلمانوں کے نزدیک حقانی مسلمان سمجھا جاؤں مجھے وہ اسلام پسند ہوں
و اسلام کے جس مذہب کو میں اختیار کروں فقط اسی ایک مذہب و الہم حقانی مسلمان سمجھا
بہر فرقہ کے مسلمان حقانی چہ معنی دار و مسلمان نہ سمجھیں بلکہ بغیر کریں کم سے کم اپنے مذہب
والوں سے براؤ ضرور سمجھیں کیونکہ اگر مجھے ایک ہی مذہب والوں کے خیال پر اعتبار کر لینا
ثانی ہو تو وہ مجھے اس کفر پر بھی حاصل ہے یعنی میرے ہر مذہب اس بھی سمجھتے
ہیں اگر مجھے اسکا جواب باصواب نہ ملا تو مسلمانوں کو کہو کہ میرے کفر کا وبال قیامت میں کام
جہان کے مسلمانوں پر ہوگا میں مسلمان ہونے کو تیار ہوں جواب کا انتظار ہے۔ **ماشاء اللہ**
جلسہ نوعلما ہی کا جلسہ سے ندوۃ العلماء اسکا نام ہے حضرات علما فرمائیں کہ وہ کیا ہو سکتی
اشیاء نقلیہ یا غیر نقلیہ یا شافعی یا صوفی وغیرہ **اقول** **ماشاء اللہ** جلسہ نوعلما
تھا نہ تو علماء اسلام اسکا نام تھا اس عیسائی کے کیل ہوئی ایراتیم
سرمہر شکیل تھے جناب مولوی محمد علی صاحب انیسویہ کا برادر اکین و نیز اولاک و

رعایا کو بدخواہ و فاسق بنائی کھینچنا نہایت ہی سنگین گنہگار ہے دیکھو تعزیرات ہند و ضلع ۲۱۱۔ الخ **اقول** جو
 مذہب کی تحقیق کا اتباع سواد اعظم و اجماع سبیل المومنین و اقتدار سلف صالحین سے ہے کہ
 خدا و رسول کے فرمان کو وہ جیسا سمجھتے تھے وہی صراطِ مستقیم ہوا اور جو ادیان بدگو و دشمنین
 و مخالفت ہر موعتج شیطان پرست اور کفر و الجور والا عظم من شد شد فی النار و شیخ غیر سبیل المومنین
 نولہ ما قولی و فضلہ جنم و سارت مصیر اس کے سختی و جہنم سے پھر ان سب کو چور کر کر گزشت کے
 معاملات حکومت و نیوہ کی پالیسی پر مذہب حق و ناحق کی شناخت رکھنا اور خدا تعالیٰ
 کی رضا مندی و ناراضی پر اس سے قیاس و استدلال کرنا بڑا وسوسہ شیطانی ہے پھر ہر
 بنا پر نتیجہ نکالنا کہ جب گزشت سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے تو خدا ہی جلیل حضرت اللہ
 علیٰ کرم اللہ تعالیٰ و جہم کو جس نظر سے دیکھتا ہے اسی طرح اول کے گالیان و مینے
 والوں اور ان کے کافر ٹھہرانے والوں یعنی حوارج کو بھی اسی نظر سے دیکھتا ہے۔ ~~مذہب~~
 حضرت سید قول کہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہے اسی طرح اول کے تبرک کرنے
 والوں یعنی روافض کو بھی دیکھتا ہے پس اول سب کو ان کی سمجھ کے مطابق اول
 افعال پر ثواب دیا کہ وہ جو چھو بھی کرتے ہیں اور میں انی سمجھ کے مطابق خدا تعالیٰ کی خوشنوی
 خیال رکھتے ہیں پس یہ جنس سچا و معتدی ہے اگر ایسا خیال فاسد کوئی دہریہ
 سوسطائیمہ مذہب والا کہتا تو بعید نہ تھا۔ ایک مذہب کے ساتھ مقید ہونے والا
 اور پھر دوسری ہونے کا دعویٰ کرنے والا ایسا کلام بغیر عروص جنون نہیں سمجھتا
 لیکن انوس تو یہ ہے کہ اگر یہ شخص ظاہر میں سنی اور فی بحقیقت سوسطائی و دہری
 یا مجنون و غلطی ہے تو جاتی تجب نہیں تجب تو یہ ہے کہ تمام علماء را کہیں نہیں وہ نے
 کس طرح اسکی اشاعت گوارا فرمائی اور الرضا با لکفر کفر و لفسق فسق کا کیوں خیال نہ کیا
قولہ اپنے ہی مذہب کی ہر فروعات و جزئیات کو اجمالاً و تفصیلاً اچھا اور
 بر طرح کی خطا اور غلطیوں سے پاک یقین کرنے کے اہل مذہب کو دلائلین خود بینی اور غفلت

کیا احتیاج نہیں کہ خیرات اربابِ نذر کے نزدیک عیسائی کا سوال سراپا جمال
 غیر قابلِ خیال ہے اور جواب اس کا محال نہ معلوم قرآن مجید کی نسبت کیا کیا خیال ہے
 مشاہد صاحب و سید النجات میں بعد بیان دلائل قرآنیہ کے لکھے ہیں اگر کسی لب
 راہِ جنت باشد یک کلمہ ازینا دور حق کو کفایت مست و اگر سعادت از فی نصیب او نہ شود
 بحکمِ حق مقرر ہے کہ خود و ثوابت ماند او بسببِ بخار قرآن برائی خود و فرخِ خد کر د
 اور ابجکت کردن در طریقہ کسانان چہ سود خواهد داشت و اللہ العالی اعلم

فقہ! لہ سبحان اللہ ایک اسلام صحابہ و سلف صالحین کا سلام تھا کہ ان میں سے سب اختلافات
 تھے اور نہ وہ ان پر سوال پیدا ہو سکتا تھا نہ اسکے جواب میں وقت تھی انہی احوال مطابق
 نہ اربابِ نذر کے سوال سراپا جمال وہ ان میں ضرور پیدا ہو سکتا تھا کیا حضرت ابوہریرہ
 علیہ السلام کے عہد مبارک میں خوارج نہ لکھے کیا ان کے عہد مبارک میں شیعوں
 خاصہ یعنی اکابرِ اہل بیت نہ تھے کیا روضہ فضیلہ نہ تھے کیا ان کے عہد میں قرآن
 مجید آئینہ نہ تھا کیا ان کے عہد میں روضہ غافلہ نہ تھے ضرور تھے حضرت شہرِ خراسان
 سب کو ایک نظر نہیں دیکھا شیخہ مخضیں کی روح کی او کو اہل حق اور نبی فرمایا باقی لکھ دیا
 کسی کو گم نہیں چلایا کسی کو تار سے جہنم میں پہنچایا کسی کو قفر کاستی چھڑایا تھنا عیشہ
 میں میں ان فتنہ عہد النبیین کا حساب ہے پس شکر یاں حضرت امیرِ مسلمین و قہرمانِ شہرِ خراسان
 علیہ السلام روضہ شہزاد اولیٰ فرقہ شیخہ اولیٰ روضہ مخضیں کہ مقتدایانِ اہل بیت و جماعتِ اندامینِ گروہِ حق
 الوجہ جب کہ ان عبادی میں لاکھ علیہم من سلطانِ ارشادِ الہی میں محفوظ ماند و جنابِ مرتضوی
 و طلبِ خود و بیانیہ و دوم فرقہ شیخہ فضیلہ کہ جنابِ مرتضوی راہِ بیچ صحابہ فضیل سیدانِ انبیاء
 از او نامی تلامذہ آن لعین شہزاد و جنابِ مرتضوی در حقِ اہل بیت اہدیر فرمود کہ اگر کسی را خواہم غیبت کہ را
 بر شہرِ فضیل سید را و را حاکم فرماؤم تو سہم فرقہ سید کہ آہستہ آہستہ برای تیر کو نیدہ جمیع صحابہ را حاکم فرما
 بلکہ کا فر و منافق سید ہستند و این گروہ از او تلامذہ آن غیبت گشتند چہا دم فرقہ شیخہ

و فروع مولوی تھانی صاحب و فروغ و کچاری میں بے نظیر ہیں جو دہشتے جو سنی
 شہر میں نہیں کسی نے فرمایا اگر اسکو بھات معتقد ہے تو وہ سنی ہو طبعہ ہو مقلد ہو
 غیر مقلد ہو شبہہ و غیر مقلد ہیں کچرا کھنے کا طریق جنیال نہ لاوے کہ بعد وضوح حق کے پھر انہ
 مضر نہیں ہو سکتا یہ تو ہم نہ کہنے کے کہ ان حضرات کو جواب دینے اور مذہب بہشت میں
 انحصار حقیقت ثابت کرنے کی ریاضت نہ تھی ان یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ اپنے علی بھائی
 غیر مقلدین اور اپنے علانی بھائی پر واقف اور اپنے جنیالی بھائی پر خبر ہو کہ دعوت
 دیکر رکن نہ وہ بنائیں کی شرم اور قوا عدو کی پابندی سے سکوت عن حق کی ضرورت
 سب کو خاموشی و انحراس کر دیا ورنہ ان حضرات کو جو مذہب بہشت کو حق اور مطالب
 قرآن خدا و رسول کے یقیناً جانتے ہیں اس کے دوسرے و شبہہ مذکورہ کا جواب قطع
 نظر و دیگر کتب مطوٰۃ سے صرف وسیلہ انجامت صنف شام محمد الطریق صاحب
 و رسالہ فتح البیان دیکھ کر ہی دینا تھا کہ جب اس جیسائی پر حقیقت مذہب
 اسلام شکار ہو چکی ہے تو پھر اسکو لازم ہے کہ وہ عقائد میں سنی اعمال میں
 مذہب حقہ اربعہ اہل سنت میں سے ایک کا مقلد ہو جائے اور سکونجات
 حاصل ہو جائیں اور بر واقف و غیر مقلدین کے برا کھنے کی پروا
 کرے کہ مذہب بہشت کی حقیقت اور اس کے مخالف کا بطلان قرآن سے ثابت ہو
 اور پھر یہ مطلب نیقاً اس کے ذہن نشین کر دیا جائے اور پھر الزام بھی کئے کہ باوجود بطلان
 حقیقت اسلام کے جو مخالفت باطل کو جو جسے اگرچہ وہ تبدیل محض ہے
 قبول اسلام میں اگر تھکوا تامل ہو تا ہے تو ملت عیسائی پر بھی باوجود اس کے بطلان
 بطلان کے تو کیونکر قائم رہنا چاہتا ہے یہیں بھی تو مذہب مخالفہ میں پس اس شبہہ
 فاسدہ کی رو سے تو عیسائی بھی نہیں رہ سکتا ان اگر تو لا مذہب پھر ہی ہونے لائی
 ہو جائے تو تھکوا اختیار ہے اور عقلا کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں اور حجت کی

ارباب تدوہ کا موافق قواعد سنت ہرگز نہیں تیار پاسکتا البتہ خواہ ارج و جہزہ
 فرق خدائے عقیقہ کے ضروری مطابق ہے کہ وہ گنہگار کو بھی سلام سے
 خارج کئے ہیں مقام پر تدوہ کے لائق فائق واعظ کی عبارت بکھنیا کافی
 ہے عقائد الاسلام میں کئے ہیں ہر مسلمان کے چھپے خواہ وہ فاسق ہو خواہ متقی
 نماز پڑھنا درست ہو کہ وہ بدو اوو وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ ہر نماز اور نیک کر چھپے نماز پڑھ لیا کرو لہذا سب صحابہ اور تابعین و من بعدہم
 بندہ عین فائق کے چھپے نماز پڑھنا درست جانتے تھے پس یہ جو بعض اکابر سے مروی ہے
 کہ پابعدت کر چھپے نماز پڑھنا چاہیے پس اس سے یا تو یہ مراد ہے کہ جب تک متقی و سیدار
 امام مقبول سے فاسق کے چھپے نماز پڑھنے یا یہ مراد ہے کہ جس شخص کی بدعت یا فتنہ کو کفر کو پہنچا
 اور جسے چھپے نماز پڑھنے اور نیز اویسین ہے اہمال صاحبہ بیان میں خل نہیں کہ اسکا جز ہو
 ہی سبب شریعہ اہمال کرنے سے ایمان نہیں جاتا ایمان رونق جاتی رہتی ہے اور دلیل یہ جو
 کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اہمال کی صحت کیواسطے اہمال کو شرط ٹھہرایا ہے اور شرط
 شرط میں داخل نہیں ہوتا ہے ائمہ اور اویسین ہے کہیرہ گناہ کرنے سے نہ ایمان جاتا ہے نہ کافر ہوتا
 بلکہ قرآن وحدیث صحیحہ میں کہیرہ گناہ کرنے والے کو مومن کہا ہے اور صحابہ و تابعین و صحابہ
 مسلمین انکے بعد کہیرہ کرنے والے کو کافر نہیں کئے تھے بلکہ سب کام ایمان کے اور سیر جاری
 کئے خواجہ کے نزدیک کہیرہ کیا صغیرہ سے بھی کافر ہو جاتا ہے الخ قولہ دوسری بات
 مسلمانوں میں تسبیح و تہجد ہے الخ اقول یہ بات ہو کہ اگر مسلمانوں میں تسبیح و تہجد
 و اتفاق محبت و دوداد نہ ہو تو اسلام کی سب برکات ہی محروم ہو جائینگے اور کاظمین کے
 محض ہے ہواسطے کہ جو فرق درمیان اسلام و عقائد فاسدہ ہیں اول سے تو اتحاد
 و دوداد منقطع ہے ہر مقام پر ایک عبارت تدوہ کے لائق فائق واعظ کی
 کئی باقی ہے عقائد الاسلام میں کئے ہیں شیعہ کو کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے چھپے

خلاصہ کہ ارشد تلامذہ ان جہیت بودند قائل بالوہیت کجانب شدند الخ۔ اور
 اوہیں ہے لفظ فوضب و عرف شیعہ مستعمل برائی کسی ست کہ مخالف عہدہ ایشان باشد۔
 خلاصہ سیدہ را فوضب دانند و سیدہ لفظ سیدہ را و فضیلہ شیعہ اولی را و خوشا حال شیعہ اولی کہ مورد طعن
 و ملاست جمیع فرق ضالہ از شیعہ و نواصب گردیدہ الخ یہ حال تو زمانہ خلافت راشدہ کا بالا جمال بیان
 کیا گیا اور بعد اوسکے زمانہ حقیر صحابہ و تابعین و سلف صاحبین میں قدر یہ وجہ و مختصر وغیرہ بھی
 پیدا ہو چکے تھے یہ سہرا پاہال سوال جو باعث ضلال جہال ہے زیادہ تر پیدا ہو سکتا تھا کہ جسٹ ضلال
 شائع ہوئے تھے چنانچہ واقف مارچ پر بخوبی ظاہر ہے۔
 ان برکت صحابہ کرام و سلف صاحبین اور انکے امرا المعروف و بنی عن السنک کے ہر آل بیان
 تھا اور اب بھی اگر انکی پیروی کی جائے تو وہی جواب باصواب اتباع اولن کے کافی دوائی و شافی
 ہے ان جب کو خدا بیتیالی گراہ کرے اوسکا کون مادی ہے۔

قولہ اسلام کی ضروریات میں سے وہ کونسی چیز ہے کہ وہ نہ تو اسلام کی دینی و دنیاوی برکت
 میں سے آپ کسی حصہ کے مستحق نہیں ہو سکتے اور نہ نماز روزہ اور نہ کوئی طاعت قبول ہو سکتی
 اسکا جواب سنا چاہے سلام میں اول بات جو اسلام امر ہے وہ تقویٰ ہے الخ۔ **قول**
 یہ بات کہ اگر تقویٰ نہ ہو تو نماز روزہ نہ کوئی طاعت قبول ہو سکتی ہے۔ نہ سلام کی برکات ہیں
 کسی حصہ کا استحقاق حاصل ہو سکتا ہے بخلاف مذہب ملت ہو۔ ملت کے مذہب میں جس
 شخص کو جمیع ضروریات دین محمدی کی تصدیق و اقرار حاصل ہے اگر اسکے ساتھ متقی بھی ہے
 تو جمیع برکات اسلامیہ کاسے درجہ کا استحقاق حاصل ہے اور اگر گنہگار ہے تب بھی
 سب برکات اسلامیہ سے محروم مطلق نہیں ہو سکتا کہ اوسنے درجہ کی برکات کو حصہ کا استحقاق
 بسبب حصول اصل بیان کے اوسکو بھی حاصل ہے گو استحقاق اعلیٰ سے محروم ہو۔ اور چسک
 کہ غیر متقی کی کوئی طاعت قبول نہیں ہو سکتی نہ نماز نہ روزہ یہ بھی غلط ہوا لہذا کا فرض و سبب
 برکات محروم ہے اور اوسکی کوئی طاعت نہیں قبول ہو سکتی نہ نماز نہ روزہ۔ پس یہ قول

در خودی مذہب میں اگر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ محبت الہیہ واجب سب کا شیعہ ہے مذہب
 ایسا ہے بھان بنی کا سوا کچھ ہو۔ نہ ان ارکان کو ائمہ دین کا اعتبار نہ اپنے قوال پرستار
 صرف لسانی و طاری پر بھروسہ اور حال مبارک ہیں شعر کا مصداق ہے۔
 کہ بت بخشی گا و بعد زنی اشش و از مذہب تو گبر و سلمان گلزار و د

باب پنجم فرق ضالہ سے فرقیّت اتحاد کا حکم کرنا اور در صورت عدم اتحاد کے حکم خروج
 از اسلام کا لگنا محض مناد ہے۔ باقی رہا الحق کے باجم حکم اتحاد کا وہ بیشک مشروع ہے
 اور بر بنیادی نفسانیت خلاف حکم شرعی استہمین نہ جھگڑنا ممنوع ہے مگر سپر بھی خروج از اسلام
 و اسلام کا دعویٰ کرنا جو جب عقیدہ مذہب الہیہ نہ ہو فاسد و ظالم و بطلان ہے مذہب کے
 لائق فائق و اعظم رسالہ عقائد الاسلام میں کتھے ہیں جس شخص سے کہ بعض اہل

صاحب ترک ہو جائیں اس کو بھی ہوس کہتا ہے محافل ائندہ ان طائفان میں اوستہ
 اور اگر وہ وہ مومنوں کے آپس میں لڑائی کریں حالانکہ آپس میں لڑائی کرنا گناہ ہے پس اول
 بھی ہوس کہتا ہے الخ۔

قولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تدخلوا محبتہ حتیٰ تؤمنوا بالادب و مؤاخ
 خابو و لیکن مسلمانوں کے آپس میں محبت تو ایمان نادر و ادب ایمان نصبت تو بہت
 کیا سر و کار الخ۔

قول جب ملہنت کے نزدیک جو فرق کلمہ گویان منکر ضروریات دین اسلام
 اگرچہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہوں کافر ہیں پس ملہنت کے الزام کے واسطے اس کا
 طلاق محض نفیاق ہے رہے وہ سرے فرق ضالہ پس اس نے جو بعض برکھایا
 تو وہ بھی شرعاً و رہے اور بعض روایات جو ظاہر ہیں اور تھوڑی سی تعداد وہ
 نزدیک متعارض ہیں اور کئی تطبیق حسب تصریح اہل تحقیق یہ ہے کہ حسب بعض روایات
 و ہجرت میں انہی طبعی نفسانیت و ظل وینے کی مانعت معتقد رہے اور اگر چہ کہ

بغض و امانت اہلبیت کرام و خلفاء راشدین کے ضرور مسلمان ٹھہرائے ہیں کیا اہل بدعت کے نزدیک وہ حضرات کرام معاذ اللہ اہل اسلام نہ تھے کہ باوجود ان کے بغض و امانت کے خوارج و روافض لیچھے خاصے متقی و قہنتی رہے۔ اور ایمان کا اندازہ ہونا تو درگستار اونکا فاسق و گمراہ جاننا بھی خلاف ایمان طائفہ مذویہ ٹھہرا۔

قولہ اور ایک حدیث میں ہے ہونون کر جل واحد الی قولہ حضرات ہیں حدیث کا مکرر تفسیق بھی جو یہ کلام مذہب ہے سنی الذین لیسوا بکفرین واحد لیسوا بمؤمنین الخ قول طائفہ مذویہ کو جو شش مخالفت اہلبیت میں عقل سے کچھ بھی علاقہ نہ اپنے کلام کی تقریب نام تمام ہو گیا بھی خیال نہیں جب ان کو امر ہے کہ حفظ کلمہ پڑھنے سے ایمان و اسلام متحق ہو جاتا ہے پھر بیان اس کے برعکس حکم تفسیق کہ سابق ہے سچ ہے کہ دروغلور احاطہ بنا شد اور اہل بیت تھے ہیں کہ ایسی آیات و حدیث سے ہرگز مخالفت بغض و عداوت و فریضت اتحاد و محبت و دشمنی اہلبیت کرام و صحابہ عظام ثابت نہیں ہے چہ جائیکہ تحریم بغض منکرین ضروریات دین و حکم فریضت اتحاد و محبت ثابت ہو سکے قولہ چھوٹ کو حرام کر دیا اور شہرہ لایا و مختصرا بجل اللہ عباد و لا نفر والی خبرہ اقول بھما اللہ تعالیٰ اہلبیت فراس حکم کی بخوبی تعمیل فرمائی ہے یعنی اتباع سواہ عظم و اجماع ائمہ دین و محبت اہلبیت و اصحاب کرام اور انکا مذہب جو اور فرق باطلہ خوارج و روافض و مجذبیہ و یحیریہ و مذویہ و غیرہ میں ہے جو سواہ عظم کی مخالفت کر کے چھوٹ ڈالی ہے۔ وہی ترکب قحرام ہیں اور اسی سبب سے وہ جب تحقیق ائمہ اسلام بحکم شارع علیہ السلام مستحق بغض و امانت و رد و طرد بلا کلام ہیں۔

قولہ اکی شرح قرآن شریف کے اصل مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون تفسیر الی کہ الدین النصیحة الخ اقول ائمہ اسلام شارحین و مفسرین کلام حضرت جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اکی شرح و تفسیر میں تصریح فرمادی ہے کہ مخالفین سنت سید کے ساتھ بغض رکھنا داخل نصیحت دین محمدی ہے ہیطرح دشمنان اہلبیت کرام و دشمنان صحابہ

و نہ ہی مخالفت کراہ خدا میں ترک بود و محبت بغض و مہاجرت ہو تو جائز ملکہ ستم و محبوس
علامہ سیوطی شرح موطا میں تسبیح حدیث مہاجرت کو لکھتے ہیں **والمراد حرث المظالم**
 اذا كان الباعث عليه وقوع التقصير في حقوق ائمتهم والاخوة واداب العشرة واما ما كان من محبة
 الذين والذين يجران اليها بدع والا هو ارجو ان واجب الي وقت ظهور التوبة ومن خاف من مكالمته
 احد وصلى اليه عليه دينه او بدع مضر في دينه يجوز له مجابته والبعد عنه ورجوع اليه
 من غير التوبة **علامہ قسطلانی شرح بخاری شریف میں**
 حدیث لاتبا خطوا وکونوا جماد الله انما حدیث کر لکھتے ہیں **تخصیص الای بالذکر الاستعانة**
 بالحدیث وضمومہ انہ ان خالف ہذا الشرطیۃ وقطع ہذا والراۃ جائز ہجرتہ فوق مثلہ امام فان حجرتہ
 الی الا ہوا ولبسہ دائرۃ علی مزالاوقات مالم تظهر التوبۃ والرجوع الی الحق **امام عینی**
 فرماتے ہیں **والذکر مضمومہ** ما کان بغیر اللہ فانہ فیہ واجب ثواب فاعلم لظہر عن اللہ تعالیٰ ان
 قوس کہ طائفہ مذکورہ اکابر اہل بیت کے توہیان کو بسبب عدم محبت خوارج و فتن
 کے نادر وادر **رضعت** ظہر اکابر اہل بیت کو دوزخی بتاتے ہیں مگر خوارج ووافض کو باجوہ

۱۵ حاشیہ حدیث میں جو مسلمان سے کشیدگی کو منع فرماتا ہے (اوس سے مراد وہ کشیدگی ہے جس پر باعث حرمی ایماہم لادرا
 واداب معاشرت میں اسکی جانب سے کوئی تقصیر واقع ہوتا ہو اور وہ کشیدگی جو دین و مذہب کو روئے ہو وہ مراد نہیں کہ بد
 مذہبوں سے ترک تعلق تو واجب ہو جب تک اسکی ذمہ طاعت نہ ہو اور جسے کسی شخص سے کلام کرنے یا ملنے میں خوف ہو کہ اسکی
 دین میں کوئی فساد آئیگا۔ یادینا میں کوئی حضرت پوچھی اوسو اوس سے کہنا کہ کسی دوری جانتے ہے اور بار اخوی سے سنا
 جدا جو حاضر ررسان میل سے بہتر ہوتا ہو ۱۱

۱۶ حدیث میں **بعضہ من بھائی** کے لفظ سے تعبیر فرماتا حدیث حکم کو بتا رہا ہو اسکا مفاد یہ ہو کہ اگر وہ پس شرط کا خلاف
 کرے اور اس شرط پر ہر ایک قطع کرے تو میں مجھ سے زیادہ اور پھر نہ جانتا ہو گا۔ کہ بد مذہبوں کا چھوڑنا تو بدست اللہ تعالیٰ ہے
 جب تک دن سے توبہ اور حق کی طاعت رجوع ظاہر نہ ہو۔ ۱۱

۱۷ کشیدگی وہ چیز ہے جو بغیر خدا کرے ہو کہ اللہ کے معاملہ میں کشیدگی کی وجہ اور اگر بد مذہب یا سبب تسلیم حق الہی کے تو اس پر لکھا

تحقیق سے سب فرق حقہ و باطلہ کے ساتھ محبت فرض ہے اور بعض حرام و موجب
خلل لازم ہے جیسا کہ مائتہ طائفہ مذویہ کا بھی مذہب ہے تو یہ محض عناد و شقاق ہے اور میں متیاق
در رسولہ و شیخ غیر سبیل المؤمنین کو کہ مالولی و فضلیہ جہنم و سارت مصیر کا مصداق اور اگر وہ
مقصود ہے جو بعض طرفداران طائفہ مذویہ تاویل و مرام دیتے ہیں یعنی روافض و پیچر یہ وغیرہ
و جملہ فرق ضالہ کے ساتھ بطاہر تو انہما رحبت کرنا زبان سے اور نگہ گراہ نہ گناہ کرنا
اور نہ سے ملے جلے رہنا شریعت کو مٹا کر دین اور نگہ گراہ و دشمن خدا و رسول جانکر بعض
رکعت پس ایسا اتحاد و اتفاق ہرگز مفید برکات دینی بلکہ دنیاوی برکات بھی نہیں ہو سکتا
کہ ایٹ کے نزدیک یہ داخل شقاق ہے۔

قولہ فائدہ مذہب طاعتین محبت جو حاتی بین الہم اقول ایٹ کا اپنے باہم براہ
فضائیت معاملات دنیویہ میں بغض و ست اور گناہ و اوست اور ترک کر دینا البتہ نہایت
سخت نصیحت اور موجب زوال برکت ہو لیکن جملہ اعمال کی نسبت حکم فرمی جملہ کا لنگانہ
خاصہ کفر کا ہے پس ایک نصیحت ہو جس حکم فرمی قطع خیال غلط اور موجب تضلیل و جان
نہ کہ حواج و روافض و پیچر یہ و دہابیہ کے ساتھ دوا و دتجادہ رکھنے سے روزہ و نماز و جملہ
طاعات کے ضبط کا حکم کرنا کہ یہ ایجاد محض اتحاد ہے۔

قولہ جو بلا گراہ خدا کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ کہتا تھا اور سکو اپنا بھائی
کہنے لگتے تھے جن بات کو جو بطرح برحق سمجھنا تھا وہ نبی جہنم کے مطابق رہتا تھا۔ اور میر
ایک دوسرے سے نزاع و جدال نہیں کرتے تھے الی قولہ۔ ہر شخص ایک دوسرے کو
اپنے سوا چھوٹا خیال کرتا تھا اور اسکی عظمت کرتا تھا انھوں نے حضرات چارے سا تہ
سابقین دین شیعین یعنی صحابہ و دیگر سلف صاحبین جو قوانین قرآنہ کے پورے مشک تھو ادنی
تعلیم عقائد و مسائل دینیہ میں ہرگز ایسی نہ تھی جکا نام طائفہ مذویہ کے نزدیک اتفاق ہے اس
اتفاق کو اولی اکابر دین کی طرف نسبت کرنا اور اولی کے ساتھ عقیدہ تہندی جیتا

مشکوٰۃ میں ہے عن ابی غالب برای ابو امامہ رو سنا منصوبتہ علی وجہ و شوق فقال ابو امامہ کلاما
اذا ترس فی سخت اویم السمار خیر من منجلود و لویم یض وجوه و متود وجوه الخ۔ مع صحیح بخاری میں
ہو کان ابن سیرین بخارج شر الخاق و یقول انہم یطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار یجلبوا علی المؤمنین
الخ امام غزالی نے نقل کیا ہے کان عبد اللہ بن عمر بن عباس بن ابن ابی اور فی کتبہ بن مالک
والہرم و غیرہ بن عام و اقراہم یعنی اللہ تعالیٰ عنہم یصلون الی اصلا فہم ان لا یسلو علی القدریۃ ولا یجدوہ
ولا یصلو علیہم اذا مالوا الخ۔

میں نے کہا کہ کبیرے ساتھی گشتگویری اور پسرور کے بیچ کے لہذا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
 عرض کی کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے کہا لوگ ظاہر ہوئے ہیں کہ قرآن پر طے ہیں اور ان کے اور اوصاف و کرامات
 مگر ان کا دعویٰ یہ ہے کہ خیر و شر مقدم نہیں فرمایا جب تو ان سے نے تو ان میں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور
 اور وہ بھی بیزار قسم اور یہی قسم عبداللہ بن عمر کا تھا کہ اگر ان میں سے کسی کو پاس کہو احد یا بصرہ جانا اور وہ اور میرا خدا میں خرق
 اللہ قرار دے کر قبول فرمائے گا جب تک تقدیر میں ان نہ لائے ۱۳ ملے ابو غالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ
 عنہ نے کچھ سیر کر کے خرق کی تیاریوں پر نظر فرمایا تو فرمایا کہ یہ مرد بیوں کے تھے اور ایسا جہنم کے کچھ ذریعہ آسان سب مقبول ہو کر جہنم
 اور میں نے قتل کیا وہ سب شہید و فوجی بہتر یہ آیت تلاوت کی جس دن روکش ہو کر کچھ بھڑا دیا کہ وہ نے کچھ غصہ ۱۲

۱۵ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بخبرین کہ تمام جہان بر تپستہ تھو کہ ابو ابراہیم کجیادیت چار جہان کو چھوڑی اور بنی اسرائیل کو کھسکا اور بنی ہند کو
۱۶ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن ابی اونی و حضرت جابر بن عبد اللہ
حضرت انس بن مالک حضرت ابو ہریرہ حضرت عقیقہ بن عامر اور ابو جحشا قمر و اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب نے اپنی اپنی
جیت سے فرمایا کہ تم کو کو سلام کریں اور اونچی حیرات کو نہ جائیں اور جب وہ عربین تو انہی خبیانہ کی مانند تھے یہاں ۱۱

و تحقیقہ و التشیع علیہ و تنفیہ الناس عنہ امتیاز و ان سلم فی خلوتہ فلا یاس بر و جوابہ و ان علمت ان الامر من
عندہ و سکوت عن جوابہ بقیع بدعت فی لغتہ و یوتر فی زجرہ ترک جواب اولی لان جواب السلام و بھکان
علیہ قط نباد فی غرض فیصلہ متقی لیسقط بكون الانسان فی الجہام و ان فی حقار حاشیہ و غرض الزجر اہم
من ہذا الاعراض و بھکان فی ملا ترک جواب اولی تنفیہ الناس عنہ و بقیع بدعتہ فی لغتہ و کذا کاس
کفت الاحسان الیہ و الایمانہ لہ لایسا فیما یطہر لخلق قال علیہ السلام من اتہم صاحب بدعتہ ملأ اللہ قلبہ استیسا
و ایماؤن ان صاحب بدعتہ استہم اللہ و یم الفرع الا کبر و من لان لہ و اگر مہ اولی قیدہ بدعتہ سخت بھکان
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الثالث المتبع العامی الذی لا یقدر علی الدعوة و لایخاف الا قبضہ ازیدہ فامرہ بھکان

اور اوسکی تہذیب اور دین میں تشیع اور لوگوں کو اوس سے نفرت دلاؤ کا اختیار بہت زیادہ ہے اور اگر وہ تہذیب میں سلام
کرے تو جواب دینے میں نہ تامل نہ کرے بلکہ اس سے سخت بھڑکے اور جواب نہ دینا ہی بدعت کا قبح اسکو دین میں پیدا کرے گا
اور اوسکو بد رکھنے میں خوش ہوگا تو جواب نہ دینا ہی اولیٰ ہے کہ جواب سلام اگرچہ واجب ہو مگر ان غرض کو جو ہمیں کچھ مصلحت نہیں
ہو ساقط ہو جائے جہاں تک اسکو کچھ حکم یا فقہار حاجت میں ہو مگر ساقط ہو جائے اور اوسکی زجر و تشیع کی غرض نہ ہوتی
غرضوں سے زیادہ ہم ہے اور اگر اوسکو لوگوں کو سامنے سلام کیا تو جواب نہ دینا ہی بہتر ہے کہ لوگ اوس سے نفرت کریں
اور اوسکی آنکھ میں گلی بد نہ پڑے کی بجائے ثابت ہو اور اسطرح اوسکو ساتھ مسلمان کر لیں یا رہنا چاہیے۔ اور اوسکی
امانت کی بجائے حضور خداونہ صلاوات میں جو خلق پر ظاہر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلق ہے
مسی بعد مذہب کو جو جسے اللہ اوسکا دل امن و ایمان سے بھر دے وہ کسی بد مذہب کی امانت کرے اللہ
اور اوس بڑی جگہ پر مہذب و الدین امان دے۔ اور جو شخص بد مذہب کو ساتھ نہ لے یا اوسکا کلام کرے۔
یا کبشاہدہ پیشانی اوس سے اوس نے ہلکا بھگا اوس سے جو کہ جو اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھلا کر دیا ہے اسی بد مذہب کا ہے جو اپنی مذہب کی طرف بلاسنے کی قدرت نہیں رکھتا اور نہ اوس سے
یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اوسکے پیرو ہو جائیں گے تو اوسکا حکم ہلکا ہے۔

احیاء العلوم میں ہے طریق ہدایت قد ختافت فی اطہار البنفس مع اہل العاصی کلہم
 افتقر علی اطہار البنفس للظلمۃ المبتدعۃ وکل من عصى اللہ بحبیۃ متعذیۃ منہ الی غیرہ قاسم عصى اللہ
 فی انفسہ منہم من نظر بعین الریۃ الی الصاۃ کلہم و منہم من شد والاکار واخار الہا جرم الخ۔

قولہ امام غزالی کیا خوب فرماتے ہیں الخ۔ اقوال اخو دین کے امام ملک امامین حجۃ الاسلام
 محمّد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں کیا خوب فرماتے ہیں بیان مراتب الذین
 یستحقون فی الصدقۃ کیفیۃ ما تہتم الی قولہ التانی البتبع الذی یعدو الی بدعتہ انکانت البتبعۃ شایعۃ

بکیر بہا نامہ شد من الذی لاندہ المایقہ بجزیۃ ولا یساح ببقیۃ منہ وان کان علیہ الاکفرۃ عامرہ بینہ و بین
 اخف من امر الکافر لاجلہ و لکن الامر فی الاکار علیہ شد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر تعدد فان

اسیلم یحق داکثرہ فلا یستحقون الی قولہ اذ لا یدعی الاسلام واعتقاد الحق بالبتبع الذی یعدو الی
 بدعتہ و یشعر ان ما یدعو الیہ حق فہو سبب لخواۃ الخلق فشرہ متعذرا لا استجاب فی اطہار بنفسہ و محادۃ ولا تعلق

۵۴ حاشیہ گنہاروں کے ساتھ اطہار بنفس میں سلف صالح کے طریق مخالفت رہی ہوتی مگر ظالموں اور بد مذہبوں
 اور ہر اوس شخص کے ساتھ جو یہی حیثیت کرے جسکا فرزد و سرور کو ہو پھر اطہار بنفس پر سب کا اتفاق ہو۔ ان جو خاص اہل

میں مانتی تھیں سلف اولیے گنہاروں کو بطور عدت دیکھا ہے اور جن کے منہ جتنی بکھار فرمایا اور اوس کے قطع معلق ہوا
 ۵۵ جن لوگوں سے اللہ کے لیے بنفس بکھارنا اور بکھارنا کا بیان اور اوس کے حامل کی کیفیت بکھارنا کا بیان کر کے

فرماتے ہیں۔ دوسرا درجہ بد مذہب کا کہ اپنی بد مذہبی کی طرف سے بلا تاسے اپنی بدعت اگر یہی جو جسکے ساتھ اور سرور کا فرمایا جائے گا
 جب تو اسکا حکم دے گا تو اسے بھی نہتہ ہو گا تو اسکو نیز دیکھ کر شہرے دینگے تو اسے نہتہ میں لیکر دے گا کہ شہرے دینگے اور اگر

اس بدعت کو سبب کا فرادے دے گا جاتا ہو تو اسکا معاملہ اللہ کو بیان کا فرسے ضرور دے گا اور اگر اسکا سرور کا حکم کا فر
 کے بکھار نہتہ ہو گا کہ کافر کا شرور سرور تک نہیں ہو پھر چنانکہ مسلمان سمجھو تو یہ ہیں کہ یہ تو کا فرسے تو اسکی بدعت

انتفاع نہیں کہتے نہ وہ سلام و عقاد حق کا مدعی ہے اور یہ بد مذہب اپنی بدعت کی طرف بلائے والا تو یہ بد مذہب کا شرور
 کہ وہ بدعت بکھار دے اور حق کو تو یہ لوگوں کے گمراہ ہونے کا سبب ہو تو اسکا شرور و دن کو ہو پھر بچنے والا ہو پس

اس سے بنفس و عدت کے بکھار اور گنہارہ کشی ۴

شدت مدہی تسلیم ایمانی کہ مطلقاً بر جاتے ہیں لہذا اور کافری بھی ضرور ہے تفسیر
عزیزی میں اس حال کے بیان میں کہ ولید پلید اور ابو جہل عیند وغیرہ بعض
صلح حضور آدمس سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں آئے اور
طرح طرح کے کلمات تلمیحات زبان پر لائے کچھ اور حضرت صمد علیہ السلام کو ملکہ شقیہ
پیچ منظوریت مراہندگی خدا و فرمودہ داری اور منظورست آہنا گفتند کہ اگر این کار ترا شظیہ
بہر چشم یکبار این سخن بالشکو کہ تبار مادایہ گو و مردم را ز عبادت آہنا منع کن و خود بجا
خدا شغول باش ما ترا از عبادت خدا منع نخواہیم کرد و تو طعن طعن نخواہیم فرمود و آنحضرت
علیہ السلام سکوت فرمودند این کی بات نازل شد کہ و ارشاد شد کہ در کو ہٹس تبار و
بیان تہ عبادت آہنا کہ کمال الشان شوند و اولاد نہن میں نہنوں یعنی دوست میں
یہ کاشکے اند کے در وضع و آئین خود دست شوی پس انیشان خود دست و ہر جہت
عرض آمنت کہ مرد تہانی را اسلاما بگفتہ مخالفان را نادکر و در رضا جوئی نہت را منظور بسیار
کہ آفرین مقصد خبر بستی در دین مشہود آری عارایت و حسن خلق با چہ کن لیکن بی آنکہ
در وضع و آئین خود فتوری واقع شود و در دین خود ساقی پیدا آید این مقامی است
بسیار مشکل و دایمان و معرفت اکثر مردم در فقیہام فخرش خور و انداپارہ و تحسین خلق
و بہت مالک قلوب و رضائی خواہر افتد کہ شہید مذکور در امور دینی ما نہت صحت کلام
کہ گفتند و برخی در راہ مصعب و حجت دین افتد و در فتنہ کہ در شت گوی و در طبعی ما یہ
عبادت ہمیدہ و معرفت جاہ مستقیمہ موقوف بہ فرق میان مدارات و مدارات نہت
مدارات و در گذشت از حقوق خودست مثل تسلیم اکرام بہت و زبان و عیب پوشی
و غیر فرامی و مدارات سادہ و در ہذا حقوق دین سگ از امر بالعرفت و نہی علی المنکر
و اقامت حدود و بیان حق و بہر حال موافقت با سکران گو بظاہر باشد و در ہذا
عائدہ کلیہ فعل می اندازد و در استحقاق اجر غیر منہن نذر سیکند چنانچہ در حدیث شریف

و ہا کسینکہ شہنشاہ خدا و رسول بند دشمن باید بود و در ذل و خواری ایشان سی باید نمود و با بیع و بیع
عزت نباید کرد و مجلس خود را بنیاد واد و راه شدت و غلظت پیش باید کرد و انحصار باقی رہا
خیال عام اہر او و کلار ندوہ کا کہ حضرات سابقین مصلحت دین سے واقف نہ تھے
جو یہ حکام شہریت کچھ گئے ہیں لہذا ان کے ارشادات قابل قبول نہیں بلکہ اکابر طائفہ ندوہ
کے خیالات کا اتباع فرض و لازم ہے پس یہ سپرینچر کا اتباع اور محض ہمارے فرائض سے وہیں
اب انہو سستی بھائیو کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اس سال میں حضرات قدما و متاخرین
انند حضرت امام غزالی، بکلیج مجدد و صاحب شاہ عیالہ تری صاحب، غیر ہم
جو اقوال کچھ گئے ہیں اگر کسی کو کچھ شک ہو تو اہل سے مقابلہ کرے۔ اور اگر مطلب میں کچھ خلاف
ہمارے بیان کے سمجھا جاوے تو علما مشہورین ہندوستان مانند مولانا محمد رفیع صاحب
بکھنوی اور مولوی عبید اللہ صاحب بکھنوی اور مولوی لطیف اللہ صاحب
راہپوری اور مولوی نذیر احمد خان صاحب آبادی اور مولوی عبید اللہ صاحب
مدینہ منورہ جامعہ ممبئی اور مولوی مفتی مسیح الدین صاحب محبوب نواز الدین
مفتی حیدر آباد دکنہ غیر ہم سے اسکی تحقیقات کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جل شانہ جہالت و ضلالت و ظلم
طائفہ ندوہ کی بخوبی ظاہر ہو جائیگی بلکہ اگر جناب مولوی لطیف اللہ صاحب علیکدہی
شریعت محمدیہ کا اتباع ضروری ناگرا ظاہر حق کو ضروری جانیں اور اختراع شرع مذویہ کو نہیں
سکوت لازم قرار دیا گیا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اس سے علیحدگی اور دست برداری
اختیار کریں تو ان سے بھی تائید حق کی ہر طرح امید ہے بانی مولوی شعلی روپنیکراج
علیکدہ و دیگر اصول مذہب اور اسکے قوانین و فروع مولوی حقانی و عزیز کی دیانت
حال بخوبی ظاہر ہو کہ نہ بہت دشمنی کا نہ بجزئی تہن و تہن تو گہر و مسلمان گہر وارہ۔ و آخر دعوانا انہ

الرحمۃ

رب العالمین

خادم قوم محمد ابراہیم تہجدیہ آلبہ فضل مددہ چاہد گھاٹ

افا قیست الشاگرد فالتقدیر و جرحش در حقائق التشری نذکور است که مهمل بن عبد الله تشریح فرمودند که
 صحیح ایمانه و غلبه قیصره فالتقدیر التشریح و لا یجالیسه و لا یؤاکله و لا یشار به و لا یطعمه من نفس العدا و لا یطعمه
 بمتبع سبیل الله تعالی و لا یؤاکله و لا یشار به و لا یطعمه من نفس العدا و لا یطعمه بمتبع سبیل الله تعالی
 باید که با جرحش آن نگیرد و جرحش را هم کاسه نشود و هر که با پیوستن دوستی پیدا میکند و فرایمان و حلال
 آن از وی برگیرد بجهل اگر چه افراط و تفریط فتنانی کا دخل دنیا حیت دینی و تقصیب سلامی و شدت
 ایمانی بین البینه مجرب بود مگر اصل سلامی حیت دینی و تقصیب ایمانی شدت بود و فی الله هو شر ظاهر
 محمود و محبوب بود و سبک بر اچاننے و الا کفره است که مومن کامل و بی سبب چکی شان من واجب الله
 و انقبض الله تفریق عینی این سوره بقره کی تفسیرین است اکثر مردم را در بیان مدارات و
 حسن خلق و در بیان مذهب و خوشامد فرق واضح شد پس مدارات و حسن خلق با هر مسلمان
 و کافر و شرع محمود است و مدارات و خوشامد محبوب و هر دو یکی را از دیگری ایستار میکنند و در مقام حسن
 خلق از کتاب مذهب نمایند و تفریق در میان این هر دو آن است که مدارات و حسن خلق عبارت از
 مسامحت در حق خود است و بقتضایست کار نکردن و خود را واجب التحظیم ندیدن و از تقصیری که در
 حق خود رود از در گذشتن و مدارات عبارت از مسامحت در امر دین است و با وجود دیدن و شنیدن
 احدی را شرع و اقوال نامرغیب آنچه تعصیب نکردن و دین خود را سبک داشتن و از حق واجب شرع
 و دین هر گذشتن مثلاً اگر شخصی بنکس اسخت گفت یا ترک تعظیم نمود و غضب نیامدن و باو سه در
 بی مقام نشدن بلکه سلوک بنیک کردن از قبیل حسن خلق و مدارات است و اگر شخصی حرکتی مخالف
 شرع کرد یا ترک تعظیم دین نمود یا دوی موافقت نمودن و اظهار ناخوشی نکردن از باب مدارات و خوشامد
 این مختص بکتابات بین حضرت امام بانی فرماتے ہیں اہل شریعت را تعظیم و توقیر
 باید کرد و اہل جہاد و محبت را غرور باید داشت و حق و موصاحب بدعت نقد اعلان علی ہم السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فہرست کتب مطبوعہ شہادتِ ندوہ
 جو ہوقت تک حضراتِ اہلسنت نے حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے زیرِ اشراف و سرپرستی شائع ہو چکی ہیں

شمار	نام کتاب	نام مصنف	اجمال مضمون	تعداد صفحات	مطبع
۱	سوالات و جوابات حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ذریعہ	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	اس میں حضراتِ علمائے ندوہ سے مختلف سوالات پر حضرت علامہ صاحب کرامت کے جوابات دیے گئے ہیں جو فضائلِ مذہب و تعلیم کے لیے بہت مفید ہیں۔	۲۰	پیشوا پبلیشرز، لاہور
۲	مراعاتِ سنت و فرائض	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	نام مذکورہ حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ہاں ایک نیا کتاب ہے جس میں فرائض و عبادت کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔	۲۲	پیشوا پبلیشرز، لاہور
۳	فتاویٰ حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ذریعہ	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	کتبِ مذکورہ کے احوال پر بیان شدہ مسائل و مسائل کے جوابات دیے گئے ہیں۔	۲۰	پیشوا پبلیشرز، لاہور
۴	فتاویٰ حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ذریعہ	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	یہ وہی فتویٰ ہے جس میں حضرت علامہ صاحب کرامت نے اپنے شاگردوں کے لیے لکھا ہے۔	۲۰	پیشوا پبلیشرز، لاہور
۵	فتاویٰ حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ذریعہ	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	یہ وہی فتویٰ ہے جس میں حضرت علامہ صاحب کرامت نے اپنے شاگردوں کے لیے لکھا ہے۔	۲۰	پیشوا پبلیشرز، لاہور
۶	فتاویٰ حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت کے ذریعہ	حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب کرامت	یہ وہی فتویٰ ہے جس میں حضرت علامہ صاحب کرامت نے اپنے شاگردوں کے لیے لکھا ہے۔	۲۰	پیشوا پبلیشرز، لاہور

پیشوا پبلیشرز، لاہور

